

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 20, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House)

Islamabad, at thirty minutes past six in the evening with Mr. Chairman

(Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمن الرحيم

فاذا مس الانسان ضرر دعا نأثم اذا حولته نعمة فثنا قال انما اوتيته على علم۔ بل
هى فتنة ولكن اكثرهم لا يعلمون ۝ قد قالها الذين من قبلهم فما اغنى عنهم ما كانوا
يكسبون ۝ فاصابهم سيئات ما كسبوا والذين ظلموا من هولا ۝ سيصيبهم سيئات ما كسبوا
وما هم بمعجزين ۝ اولم يعلموا ان الله ييسط الرزق لمن يشاء ويقدر ان فى ذلك لآيت
لقوم يؤمنون ۝

ترجمہ: جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف
سے نعمت بخشتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے میرے (علم و دانش) کے سبب ملی ہے۔ نہیں بلکہ
وہ آزمائش ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی یہی کہنا
کرتے تھے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ کام بھی نہ آیا۔ ان پر ان کے اعمال کے

وبال پڑ گئے اور جو لوگ ان میں سے ظلم کرتے رہے ہیں ان پر ان کے عملوں کے وبال عنقریب پڑیں گے اور وہ (اللہ) کو عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی نعمتیں ہیں۔

سورۃ زمر، آیات (۴۹ تا ۵۱)

جناب چیئرمین، بڑا ک اللہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہم صل علی محمد

و علی آل محمد - I will take leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، محترمہ ممتاز بی بی نے نامازی طبیعت کی بنا پر آج مورخہ بیس جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد علی بروہی بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۱۳ تا ۱۴ جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب مشاہد حسین سید نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ بیس جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب اسفندیار ولی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ بیس جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اسلم بیدی ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۱ تا ۱۴ جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے

رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب ایس ایم ظفر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ بیس جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سردار یار محمد نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی میں ہیں اس لیے آج مورخہ بیس جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔
جناب محمد نصیر خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لیے مورخہ ۲۰ تا ۲۴ جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب میر محمد نصیر میگل نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کوئٹہ میں ہیں اس لیے آج مورخہ بیس جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔
Now, we will take - The first motion is up the Privilege Motion. - جی۔
Prof. Muhammad Ibrahim Khan. read out.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین صاحب۔

It has come to my knowledge that the honourable Minister, Mr. Thahim's grand son who was very young, died unfotunately in flight while he was going for treatment to Lahore اگر ان کے لیے فاتحہ پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین، مولانا گل نصیب صاحب! فاتحہ پڑھ لیں۔
(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین، جی پروفیسر صاحب۔

Privilege Motion: Re: The statement of Federal Minister for Religious Affairs

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے

تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے سینیٹ کے قواعد و ضوابط مجریہ 1988 کے قاعدہ نمبر 61 کے تحت تحریک استحقاق سینیٹ میں پندرہ فروری 2005 کو نشاندار سوال نمبر 74 کے جواب کے دوران پوچھے گئے ضمنی سوالات کے جواب میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور نے بیان دیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی 2003ء کی سہارٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جا چکی ہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ وفاقی وزیر محترم کا بیان حقائق کے منافی ہے اور انہوں نے ایوان کو غلط معلومات فراہم کی ہیں جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اس اہم معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب محمد اعجاز الحق (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور)، جناب چیئرمین! اس میں تصویری سی confusion یہ ہو گئی تھی کہ 'laid reports' اور 'reports' میں dates کا confusion ہو گیا تھا۔ 1996ء اور 1997ء میں final report آئی تھی Islamic Ideology Council کی جو کہ lay ہو گئی تھی 'in both the Houses Senate and National Assembly'۔ اس کے بعد میں نے اس دن یہ بتایا تھا کہ 2002-03ء تک کی reports تیار ہو گئی ہیں لیکن وہ lay نہیں ہو سکیں کیونکہ یہ confusion تھا کہ کیا آئین میں اس بات کی گنجائش ہے کہ جب final report lay ہو جائے تو اس کے بعد دوبارہ بھی یہ compulsory ہے کہ وہ باقی reports بھی lay کریں۔ اس کے لئے ہم نے Prime Minister and Ministry of Law کو لکھا ہوا تھا 'ہمیں Law Division and Prime Minister Secretariat سے report آگئی ہے اگر اجازت ہو تو میں پڑھ کر سنا دوں۔'

"Clause 4 of Article 230, the Council of Islamic Ideology is not required by the Constitution to submit any further reports, after the final report."

انہوں نے ہمیں یہ بتایا ہے 'اس لئے یہ ان پر compulsory نہیں ہے اور اسی طرح "under Rule 160 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in

the National Assembly, 1992 and sub Rule 1 of Rule 139 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, only the interim report and the final report is required to be laid as mentioned in Clause 4 of Article 230."

interim reports تو اس حساب سے Council of Islamic Ideology نے تمام
اپنی final report سے پہلے دے دی تھیں اور اپنی final report کو lay کر دی ہے۔
باقی جو ان کی reports ہیں اور جس طرح میں نے اس دن بھی بتایا تھا

20 Annual reports including the final report and 36, subject reports were received by the Government. Annual reports including the final report and 32 subject reports have been laid before the Parliament.

جس میں وہ پوری list ہے جو کہ reports انہوں نے lay کی ہوئی ہیں۔ 1992ء میں سینیٹ کی ایک کمیٹی بھی بنی تھی جس میں ان کو review کیا تھا۔ چونکہ یہ ایک on going body ہے according to the Constitution of Pakistan laws جو بھی requirement ہو گی، بنانے کے لئے جیسے جیسے ان سفارشات کی ضرورت ہو گی تو وہ reports ہاؤس میں lay جائیں گی نہ کہ دوسری reports جو reports تیار ہیں ان میں 1997-98 annual report ہے اور 1998-99 '1999-2000' اور

similarly it goes up to 2002 and 2003, but anybody who wants to have an access to the reports, they are available in the Council of Islamic Ideology and on request they can be produced.

اب یہ Council of Islamic Ideology پر لاگو نہیں ہوتا کہ وہ lay کرے تو اس لئے شاید مجھے یہ جاننے میں confusion ہو گیا تھا کہ کون کونسی reports lay ہو گئی ہیں اور کون کون سی reports تیار ہوں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو میری بات پوری طرح سمجھ آگئی ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں تو پھر اس سے آگے بھی بات ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر شیر انگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، اگر یہ Rules of

Procedure میں ملاحظہ فرمائیں تو ان کو وہاں ایک چیز نظر آنے گی، یہ Rule 90 اور page 42

ہے، اس میں یہ ہے کہ Article 230, 7 years of provisional interim reports plus

final انہوں نے جو وضاحت کی ہے this is hundred percent correct. اب جب کہیں

law بن رہا ہو گا یا amendment آنے گی repugnant where it is thought that it is

to the Islamic injunction اب یہ rules میں ڈال دیا گیا ہے Rules of Procedure of

National Assembly and Rules of Procedure of the Senate کا جو نیا Bill آنے یا

amendment لائی جائے اس حوالے سے اگر اس میں کوئی تاثر ملتا ہے کہ it is repugnant

to the injunctions of Islam, as enshrined in Article 227 یہاں پر پابندی ہے کہ

پاکستان میں کوئی قانون نہیں بن سکے گا جو کہ قرآن و سنت کے منافی ہو یا not in

consonance with the injunctions of Islam تو اب اس کے بعد یہ Article 230,

seven year after its commencement which was on 14th August, 1973, وہ

Constitution کا commencing day ہے تو

days, really the years were marked, they were seven and before that in

that period provisional or interim reports were to be submitted to both

the Houses and final was to be submitted and after that now, the thing

has come into the Rules of Procedure out of that article. Now if anything

is wrong then he can refer a question, there is also a provision in the

Constitution that if something is known as to be repugnant to Islamic

injunction can be referred.

چاہے وہ provincial Assembly ہو، چاہے وہ National Assembly ہو یا Senate ہو تو

وہ بھیجا جائے گا اور پھر اس کا reply, they will submit back to the House

concerned, House from which the question of its repugnance was raised.

Mr. Chairman: I think, after different things, he has asked just about laying of the report which is clarified by the Minister

تو؟ he has not gone beyond. Are you satisfied?

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! اصل میں محترم وزیر پارلیمانی امور جو کچھ فرما رہے ہیں، وہ تو بالکل ہی دوسری نوعیت ہے جو چیز House سے Islamic Ideology Council کے پاس بھیجی جائے، اس کے بعد پھر یہ procedure ہے لیکن Islamic Ideology Council کی جو general reports ہیں، وہ ان کے علاوہ ہیں۔ یہ Constitution کا Article 230 ہے اور اس کی 4 Clause ہے۔

"The Islamic Council shall submit its final report within seven years of its appointment, and shall submit an annual interim report. The report, whether interim or final, shall be laid for discussion before both the Houses and Provincial Assembly within six months of its receipt, and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] and the Assembly, after considering the report, shall enact laws in respect thereof within a period of two years of the final report."

تو یہ بالکل الگ نوعیت ہے کہ وہاں پر جو بھی کام ہوا ہے اور جتنا بھی کام ہوا ہے، وہ سارا کام interim ہو یا وہ final report Parliament کے سامنے جائے۔

جناب چیئرمین، اچھا اس کی Minister صاحب نے وضاحت کر دی ہے۔

جناب اعجاز الحق، بس یہی جو misunderstanding ہو رہی ہے اس میں Law

Division کا جو paragraph ہے میں پڑھ دیتا ہوں، اس سے بات ذرا clear ہو جائے گی۔

Interim report was supposed to be laid down and the final reports, till the

final report of the Islamic Ideology Council is laid which was completed

under in 1996 and laid before the House in 1997

Article 234 جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے

of the Constitution, only interim reports and final report are required to be laid before the Parliament and the provincial Assembly. This Constitutional condition has already been met as the final report was submitted in 1997, as such the subsequent reports be not placed before the Parliament and Provincial Assemblies

یہ Law Division اور P.M. Secretariat دونوں طرف سے آیا ہے 'یہ ان کا final ہے۔
انہوں نے ساتھ ساتھ کہا ہے کہ

Law Division further elaborated that the Council of Islamic Ideology is a Permanent Constitutional Body, function is assigned to it under Article 230 and therefore, after submitting its interim reports and final reports, and if the reports of the Council are under compilation in suitable form within the meaning of paragraph of Article 230 (1) (b) that required for the guidance of Majlis-e-Shoora (Parliament) and Provincial Assemblies. Of injunctions of Islam, as can be given legislative effect, it would be necessary to forward such reports to the Senate and National Assembly through the Chairman and the Speaker respectively too, as also to the Provincial Assemblies through respective Speakers for their guidance. This is what requirement is, that when if required for any law which we think, is not in consonance with the injunctions of Islam then only they will give a report and submitted through the Chairman and Speaker to the Senate, National Assembly and to the provincial Assemblies.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! Article 230 (4) جو ہے 'وہ

بالکل الگ نوعیت کا ہے اور جس (d) کا یہ حوالہ دے رہے ہیں، یہ بالکل الگ نوعیت کی ہے۔
House کی طرف سے جو چیز Islamic Ideology Council کو بھیجی جائے اور وہاں سے
report آئے، اس کے لئے procedure ہے لیکن Islamic Ideology Council کی باقی
وہ تمام reports ہونی چاہئیں۔ جناب چیرمین! Rule 139 ہے جو اس کے متعلق ہے، میں
آپ کی اجازت سے پڑھ کر سناتا ہوں۔

Each annual interim report and the final report submitted by the Council
of Islamic Ideology under Article 230 (4) shall be forwarded by
Government, within six months of its receipt, to the Secretary who shall
cause it to be laid on the table. (2) After the report has been laid on the
table, the Chairman shall fix a day for its discussion. (3) On the day fixed
under sub-rule (2), the Minister concerned shall move that the report be
discussed by the Senate and may make a brief statement explaining the
salient features of the report.

Rule 139: Each annual interim report and the final report
submitted by the Council of Islamic Ideology under Article 230 (4) shall
be forwarded by Government within 6 months of its receipt to the
Secretary who shall call it to be laid down on the table. After the report
has been laid down on the table, the Chairman shall fix a day for its
discussion. No. 3. On the day fixed under sub rule 2 the Minister
concerned shall move, that report be discussed by the Senate and may
make a brief statement explaining the salient features of the report. No. 4.
After the report under any statute has been laid on the table of the
House, the Chairman shall fix a day for its discussion on a motion moved
by the Minister concerned or any member. No. 5. The Senate may by

resolution express its opinion to make any observation or recommendation on the report.

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ جتنی بھی رپورٹیں یعنی 1977ء تک تو کام نہیں، اس کے بعد بھی کام ہوا ہے اور annual interim report بھی تیار ہوتی ہوں گی اور final report وہ سب، اس ایوان کا استحقاق ہے کہ وہ اس کے سامنے پیش کی جاتی رہیں۔ پیش نہیں ہوئیں، لیکن یہ کہا گیا کہ پیش ہونی ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، وزیر پارلیمانی امور۔

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی، جناب چیئرمین! یہ rules اگر آپ 1973 original کے نکالیں۔ اصل میں اس کو اس حوالے سے دوبارہ study نہیں کیا گیا کہ final report کی میعاد سات سال ہے اور interim report in due course of time ایک سال، پھر مارشل لاہ درمیان میں آگیا۔ تو اصل میں یہ 1988 rule میں carry over ہوا ہے as such as it was in 1973 rules of business of Senate تو اب اس پر غور نہیں کیا گیا۔ چونکہ اس کی continuity still today ہے۔ لیکن provision جو Article 230 (4) کی ہے یہ sub clause 4 ہے اور یہ جو بتاتی ہے جو command تھی اس میں that has been fulfilled and honourable Minister has outrightly, very expressively

اب said it that the final report was submitted to both the Houses in 1997 اس کے بعد گنجائش یہ ہے کہ یہ rules جو میں نے پہلے کہا تھا، جو انہوں نے کہا ابھی تک unconcerned ہے۔ that is the process left with the rules کہ جب Bill آئیں گے اگر Bill کی کوئی provision یا اس میں کوئی amendment ہوگی تو پھر یہ carry over ہو جائیں گے۔ اس طریقہ کار سے صوبائی اسمبلی میں جب legislation ہوگی یا قومی اسمبلی یا سینیٹ میں ہوگی اس Rule کی revision نہیں کریں گے in context of the provision contained in Article 230 (4) تو اب یہ ہے کہ لکھا ہوا تو وہی ہے کہ اگر

1973 کے rules ایسی دیکھ لیں، معزز رکن منگوا لیں تو the same provision has been reproduced in 1988 that is the problem ہے کہ

finality has not come to that, it has not been reported but in 1997 it has been clearly said in the final reports which were asked by the provision of the Constitution, the action has been taken and that has been carried out. The reports have been placed on the floor of both the Houses thereby

کابے بگاڑے جو آنے کا کوئی issue ان کے پاس صوبائی اسمبلی بھیجے گی، قومی اسمبلی یا سینیٹ سے جانے کا تو اس پر یقیناً وہ اپنی رائے دیں گے۔ guidance دیں گے اور respective Houses کو return back کریں گے اس کے بعد law is accordingly even if law is passed اس میں ہے کہ law روکا نہیں جاسکتا۔

This will be referred to the Islamic Ideology Council but the law can be carried out and Bill can be carried out in the Parliament whenever the report will come, that law shall be taken back to the House. It shall be taken as the bill has been at the stage and the provisions which are inconsistent with the injunctions of Islam that will be taken out and they will be made in consonance with the injunctions of Islam and again the rebounding will happen in the Bill and then act will be made after that. This is the whole process in the Rules of Procedure, prescribed, in the Constitution and this is the whole story.

جناب چیئر مین، پروفیسر ابراہیم خان۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئر مین! میرا ایک سوال ہے کہ کیا 1977

میں جب یہ final report پیش ہوئی ہے اس کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل نے کوئی رپورٹ تیار نہیں کی؛ اگر تیار ہوئی ہے تو کیا وہ رپورٹ پیش نہیں ہوئی؟ آپ کی طرف سے اگر ruling ہے اور حکومت کی طرف سے یہ assurance ملے کہ جو بھی frequently reports آتی رہیں وہ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جاتی رہیں گی تو میں press نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین، وہ تو میرا خیال ہے ابھی وزیر صاحب نے کہا ہے۔

جناب محمد اعجاز الحق، جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ جو reports lay ہو گئی ہیں including the final report, these have been on the agenda of

the Senate, all through out, for a long time لیکن کوئی opportunity نہیں آئی کہ یہ discuss ہو سکیں جو کہ lay ہو چکی تھیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ بتایا کہ 1977ء میں جو final report lay ہوئی اس کے بعد 1977 سے لے کر 2003 تک تمام سالانہ رپورٹیں انہوں نے تیار کی ہیں۔ اگر کسی نے دیکھی ہو یا پڑھنی ہو وہ باقاعدہ print ہوتی ہیں اور notify ہوتی ہیں لیکن House میں lay نہیں ہوتیں۔ You can approach the Islamic Ideology Council and request to receive the report, they will send to you. لیکن اگر

ابھی بھی قاضی ممبران کے پاس اس کے بارے میں کوئی شک ہے جو law سے متعلق ہو تو

I have no objection.

جناب چیئرمین، ان کا point ہے کہ آگے کیا ہوگا؟

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, since the honourable Minister has made a statement that after 1977 annual reports of the Islamic Ideology Council have been prepared, I would request him, if they could be placed in the libraries of Senate and the National Assembly. I think, that would satisfy the honourable member.

Mr. Chairman: Minister sahib.

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: This is very easy for us. We

will place them in the libraries of the Senate and the National Assembly.

میرے خیال میں already وہاں پر موجود ہونی چاہئیں اور اگر نہ ہوں تو ہم انشاء اللہ یہ کل ہی کر دیں گے۔ National Assembly اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں lay کرنے کا جو procedure ہے وہ بہت لمبا ہے۔ اس کی printing وغیرہ پر کافی زیادہ اخراجات آتے ہیں۔ یہاں پر ہم lay کر دیں گے اور اگر کسی کو ذاتی طور پر بھی ضرورت ہو تو we can always send to them.

جناب چیئرمین، مراد علی شاہ صاحب! آپ کا بھی اس سے متعلق ہے۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، یہ رپورٹس lay کرتے تو اچھا ہوتا۔

جناب چیئرمین، وہ بات رضا صاحب نے کر دی ہے اور Minister sahib

accept کر لیا ہے۔ I think, they have settled the issue.

سینیٹر سید مراد علی شاہ، چاہیے تو یہ تھا کہ یہ lay کی جائیں Senate اور National Assembly کے سامنے۔ اب صرف لائبریری میں رکھ کر سب ارکان کو تو نہیں مل سکتیں۔ اس لئے بہتر تو یہ ہے کہ یہاں ہمارے سامنے lay کی جائیں۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر مجبوراً وہاں رکھ دیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ Thank you. جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غور شید احمد، میرا خیال یہ ہے کہ جو بات رضا صاحب نے کی ہے اس سے ایک اچھا راستہ نکل آیا ہے لیکن دستور میں صرف lay کرنا نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ سینیٹ اور اسمبلی میں اس کو discuss کرنا چاہیے۔ کیا وزیر صاحب اس کو proper طریقے سے لائیں گے تاکہ سینیٹ اس پر discussion کر سکے۔

جناب محمد اعجاز الحق، جناب چیئرمین! 1992 میں جو کمیٹی بنی تھی اس کے پروفیسر غور شید صاحب بھی ممبر تھے۔ انہوں نے تمام محادثات جو دی تھیں ان پر غور بھی بہت کیا گیا تھا۔ اگر سینیٹ کے پرانے ایجنڈے آپ نکالیں گے تو تقریباً ہر session میں یہ Orders of the Day پر بھی آتی رہی ہیں لیکن discuss نہیں ہوئیں۔ جس کی ذمہ داری ہم

پر نہیں ہے لیکن یہ آپ دیکھ لیں کہ جو lay ہو چکی ہیں ان پر discussion کروانی آپ کا privilege ہے۔

سینیٹر پروفیسر غورشید احمد، میں اس کی وضاحت کر دوں اس لئے کہ میں اس کمیٹی میں تھا۔ محمد علی خان ہوتی بھی ممبر تھے۔ صرف دو رپورٹس ایسی تھیں ایک تعلیم پر اور دوسری معاشرتی مسائل پر کہ جن پر سینیٹ میں غور ہوا تھا لیکن اس وقت تک ۴۰ سے زیادہ رپورٹس نظریاتی کونسل پیش کر چکی تھیں۔ میرے علم کی حد تک باقی ۳۸ کے اوپر discussion کبھی نہیں ہوئی۔

جناب محمد اعجاز الحق، نہیں ہوئی۔ It has been on the agenda.

جناب چیئرمین، Adjournment Motion کے بعد points of order کا agree ہوا تھا۔ Privilege Motion ہے، پروفیسر غورشید احمد اور ڈاکٹر اسماعیل بلیدی کا MMA had held strike on 2nd April.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the compromise that has been arrived at, could you kindly give a ruling so that it becomes a part of the record, otherwise it is just a conversation between myself.....

Mr. Chairman: It will be as per the record that as I said, as agreed, that is the ruling. It will be placed in the library. Any other member who wants he will also get it and you will adhere to the rules. It is not pressed. Who wants to say on the MMA strike held on 2nd April 2005?

پروفیسر غورشید صاحب، اسماعیل بلیدی صاحب، پروفیسر غفور صاحب، مولانا راحت حسین، ڈاکٹر محمد ساعد، ڈاکٹر کوثر فردوس، مسز محتار بی بی اور پروفیسر محمد ابراہیم خان کا تھا۔ جی پروفیسر غورشید صاحب۔

Privilege Motion: Re: Firing on Protesters

سینیئر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سینیٹ کے قواعد و ضوابط مجریہ 1988ء کے قاعدہ 61 کے تحت خصوصی حق کا سوال پیش کرنے کی اجازت دی جانے۔ مہنگائی، بیروزگاری اور پرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے متحدہ مجلس عمل نے 2 اپریل 2005ء کو ملک بھر میں کامیاب ہڑتال کا انعقاد کیا۔ حکومت کی پالیسیوں اور غیر منصفانہ فیصلوں کے خلاف پر امن احتجاج عوام اور Opposition کا عمومی اور آئینی حق ہے۔ اس موقع پر حکومت نے ریاستی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے میڈیا کے ذریعے نہ صرف پر امن احتجاج کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی بلکہ پولیس اور دیگر ریاستی اداروں کی مدد سے متحدہ مجلس عمل کے ضلعی دفاتر پر، صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں حملے کیے گئے۔ عملوں کے دوران دفتری سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی اور دفاتر کو نقصان پہنچایا گیا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو استعمال کرتے ہوئے حکومت نے ہڑتال سے دو دن قبل اور ہڑتال کے موقع پر ملک بھر میں ہزاروں عوام کو اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنے کی پاداش میں گرفتار کیا۔ پر امن احتجاج پر پولیس کی فائرنگ اور شینگ سے یہ میں ایک شہری بھی شہید ہوا جس کا مقدمہ درج نہیں کیا جا رہا ہے۔ تشدد کا راستہ اپنا کر حالات کو کشیدہ بنانے کی مذموم سازش کی گئی۔ حکومت کے ان غیر آئینی و غیر جمہوری ہتھکنڈوں سے ممبران پارلیمنٹ اور عوام کا پر امن احتجاج کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تمام صورت حال کو ایوان میں زیر بحث لانے کے بعد استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

اس میں بنیادی نکتہ یہ ہے، 'باقی تفصیل تو آگئی ہیں' احتجاج کا حق جمہوری معاشرے میں دستور کے تحت، قانون کے تحت تمام شہریوں کو ہے اور اس میں خصوصیت سے عوام کے نمائندے پارلیمنٹ کے ارکان اور اگر پارلیمنٹ کے ارکان۔۔۔۔۔۔

(مداخت)

جناب چیئرمین، شیر انگن صاحب! سن تو لیں نل۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! یہ موشن نہیں ہے، 'there is no motion'

اور like that Privilege Motion. That is a question, firstly, he is to read
 یہ oppose کریں گے، پھر یہ argue کریں گے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let the Minister answer it.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، کیا یہ urgent ہے؟ کیا intervention of the

Senate is required or not? Whether the thing has happened or not? غلط

For God's sake, we should go by the rules and procedure adopt کر رہے ہیں۔

we should abide by the rules. یہ بات ہے سیدھی سی۔ یہاں تقریر شروع ہو جاتی ہے۔ یہ

اپنی مرضی کے سارے مسائل یہاں پیش کر دیتے ہیں۔ Question of Privilege is never

considered at all accordingly as prescription has been given in that. یہ

پروفیسر صاحب بہت سمجھدار ہیں لیکن یہ موقع سے فائدہ اٹھا کر، ہماری لاطینی کا فائدہ اٹھا کر جو

بات کہنا چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ 'privilege' کا جہاں تک تعلق ہے، وہ specific ہو،

he has a point.....

(مداخلت)

سینیئر پروفیسر غور شید احمد، مجھے اس بات کی غشی ہوئی ہے کہ وزیر صاحب نے

اپنی لاطینی کا اعتراف کر لیا۔ ہم اس کے لیے ان کے بہت ممنون ہیں البتہ قواعد کے مطابق

جہاں تک Privilege Motion کا تعلق ہے، اس کے لیے کسی objection کی ضرورت نہیں

ہوا کرتی۔ یہ صرف adjournment motion میں ہوا کرتا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I don't know why

the honourable Minister is loosing his shirt and the manner in which he

is addressing a very senior and honourable member of Parliament. The

point is that he is totally at sea when he is talking in terms of the

Question of Privilege. He is probably being obsessed by an adjournment motion. I would draw your attention to Rule 60 and onwards and I take you to Rule 63, it says, "where a question of privilege has been allowed to be raised". Now, you are the person who gives the permission whether a question of privilege can be raised or not? It is not the honourable Minister. "Where a question of privilege has been allowed to be raised, the Chairman shall, after the disposal of questions and before other business on the orders of the day is entered upon, call upon the member who gave the notice and thereupon the member shall raise the question of privilege and make a short statement relevant thereto:

Provided that where a member is allowed under the proviso to Rule 61 to raise a question of privilege during the course of a sitting, he shall raise that question immediately after he is being allowed to do so or at such other time as the Chairman may direct".

So, under Rule 63, he reads out his question of privilege and he makes a short statement on that question of privilege and that is exactly what he was doing. Where is the question of the Minister coming in and opposing? This is a question of breach of a privilege which is between the Chair and the member concerned. Yes, the Minister comes into play if the Chair wants to seek an explanation from the Minister that whether an explanation is forthcoming from the Government, that can satisfy the honourable member that a breach of privilege has not been committed. It is a matter of discretion of the Chair that it allows the Government to make a statement, otherwise it is the discretion of the Chair or it is for the

Chair to apply its mind and to take a decision whether a breach of privilege has occurred or not? And if the Chair comes to the conclusion after application of its mind that yes, a breach of privilege has been committed. It shall be referred to the Standing Committee on Privileges. There is no question of the Minister coming in to oppose it. It is only your discretion where you may ask the Government to clarify that point but it is not as per right or it is not a procedure that where a question of privilege is raised, a Minister stands up and opposes it. Rule 63 is abundantly clear. The honourable Senator from NWFP was totally in his right when he was making the statement and it was an undue interference that was caused by the Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Chairman: Yes, Bhinder sahib.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I will very humbly submit that I do not agree with my learned brother on the other side. Actually what the parliamentary practice is, that whenever there is a motion in the House raised by any member it is to be

Mr. Chairman: Whether it is a privilege motion or adjournment motion.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Every motion, amendment, a motion, a resolution everything whichever is raised on the floor of the House. It is to be ascertained whether it is opposed or not opposed. If it is not opposed, this is carried unanimously and there have been so many occasions when no objection has been raised and if it is

not opposed that is carried unanimously. That is the unanimous decision of that House and if it is opposed then sir you have to see whether it is a breach of privilege, it amounts to any breach of privilege. If it amounts to any breach of privilege, that the privilege has been breached or that privilege has not been breached. First question would be whether there is any privilege? Second is whether privilege has been breached or not and after that your honour would hold that this motion is in order or not and after that the leave would be sought and it would be referred to the standing committee. Even otherwise sir, if it is argued that we have to move separate motion. It is nowhere provided that the motion is to be moved. Motion has been moved. If the motion has been moved it is to be decided whether it is opposed or not and if it is simply making the statement and after making the statement, the Minister has to reply, Minister has to say how he opposes the motion. He may say that it does not amount to breach of privilege. He may say that this is not a privilege of the House or the particular member. So, sir the rule of procedure is that whenever a motion is raised on the floor of the House, it is definitely to be seen whether it is opposed or not. If it is not opposed it's carried unanimously, if it is opposed then of course member will make a brief statement and the Minister concerned will reply to that.

(Interruption)

جناب چیئرمین، آپ کے اوپر بعد میں آجاتا ہوں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, the point is that

let me recall the arguments, there are two contradictory arguments that are coming from the government side. Mr. Bhinder is saying that this is a motion. The Honourable Minister for Parliamentary Affairs is saying that this is not a motion. It is a question of privilege. Now if it is a question of privilege there is a difference between a motion and a question of privilege.

Mr. Chairman: The question

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, please bare with me, bare with me. If I am irrelevant or I am not able to prove my point through the Rules I will be out, I have no qualms about that. There is a difference between a motion and a question of privilege and that difference is reflected in the Rules. Let us go back to Rule 60, Rule 60 is a question of privilege that is not relevant at the moment. Let us go to Rule 61 which is again not relevant for the moment because that is related to question of privilege. Then let us go to Rule 62 which says conditions of admissibility of question of privilege. It says "The right to raise a question of privilege shall be...", and it is all the time talking about the right to raise a question of privilege. "The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions,...." (i), (ii), (iii), (iv), nowhere it is mentioned that the Minister will come in and make a statement. Then we come to Rule 63.

Rule 63 is on which the question of privilege turns and that is "Where a question of privilege has been allowed to be raised, the

Chairman shall, after the disposal of questions and before other business on the Orders of the Day is entered upon, call upon the member who gave the notice and thereupon the member shall raise the question of privilege ...". Now "raise the question of privilege" means that he shall read his privilege motion, "and make a short statement relevant thereto.

Provided that where a member is allowed under the proviso to Rule 61 "to raise....", and who will allow him, the Chair will allow him. "... to raise a question of privilege during the course of a sitting" he shall raise that question immediately after being allowed to do so or at such other time as the Chairman may direct".

Now Mr. Chairman, if I could have your attention sir. Now I want to move to rule 64. "A question of privilege shall have precedence over adjournment motions".

Rule 65; "if the Chairman holds the motion to be in order, it shall stand referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges unless the Senate decides to consider the question itself." Now what inter lies between 63 and 65? What happens in 63? The member raises the question of privilege, makes his short statement thereafter. What happens after 63, 65 comes into play. What does 65 say, that the Chairman shall hold the motion in order, nowhere is the role of a Minister defined in raising an objection. This is as far as privilege motion is concerned.

Now let me take you to adjournment motions. Let me take you to rule 77 or rule 76 to begin with which deals with adjournment motion.

Now kindly look at the difference and this is the difference that I would like you to take into consideration. Rule 76 parameteria to 63 is (1) "Leave to make a motion shall be asked for after questions and privilege motions, if any, and before other business entered on the Orders of the Day is taken up".

"Provided that on Monday", we can skip that.

Number (2) "Leave to make a motion shall be asked for only by the member who has given notice thereof".

Number (3) At this stage the member may read out his motion.

Number (4) "If the motion is opposed", this is the relevant part which is missing in 63, "if the motion is opposed by the Minister, he may make a brief statement thereon to which the member may reply confining himself to the question of admissibility of the motion".

Then 77 comes in which is parameteria to 65 which says; "if the Chairman is of opinion that the matter proposed to be discussed is in order". Sir, where the rules wanted to provide, that a motion is to be opposed and that a Minister is to get up and oppose that motion, it is provided so in Rule 76 (4) it has been clearly stated that if the motion is opposed by the Minister then he will make a statement thereon and the Chairman will decide whether a motion is in order or not but let me take you back, briefly, once again to rule 63 which says that the mover of the question of privilege will read out his motion, make a statement and then it comes directly to you, comes directly to the Chair that it is for the Chair to decide. Where the rules wanted that the Minister opposes it, it

has been provided in the rules sir. Therefore, it is your discretion. To help, you apply your mind and you may ask the Government to make a statement thereon, on the question of privilege but it is most certainly not a matter of right and it is most certainly not parliamentary procedure when an honourable member puts forth a question of privilege then by right, the Minister stands up and says that he opposes the motion. It is the discretion of the Chair otherwise it is a question of breach of privilege between the honourable member and the Chair to decide whether a breach of privilege of that member has taken place or not.

جناب چیئرمین، پہلے بمذّر صاحب کو سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! مجھے ایک جواب دینے دیں اس کے بعد سن

لیں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ mover ہے اس کو سن کر پھر آپ sum up

کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب! اس میں ایک technical point ہے جو انہوں

نے کہا ہے کہ کہاں لکھا ہے کہ وزیر جو ہوگا وہ oppose کریگا۔ بمذّر صاحب نے بڑی خوبصورتی سے بات سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین، بمذّر صاحب نے بات کی ہے tradition کی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، انہوں نے قانونی بات کی ہے۔ اب یہ آپ نے دیکھا

ہوگا 'honourable Leader of the Opposition نے 'he really, rightly for his own

arguments, left Rule 62

Senator Mian Raza Rabbani: Which 62?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: He skipped over and came to 61.

He did not read that. He came to 63. He came to 65, he went to 76.

میری بات یہاں سمجھنے کی ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: I will read out Rule 62.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No, no.

(Interruption)

Mr. Chairman: Let him finish.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I will read out Rule 62.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Please sit down.

بات یہ ہے سیدھی سی۔ If it becomes a motion, if the question is held in order۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے، آگے لکھا ہوا ہے انہوں نے پڑھا ہے privilege motion کہاں بنے گی؟ جب Rule 62 inject ہوگا، کیسے ہوگا؟ یہ خود Minister of State for Law رہے ہیں اور قومی اسمبلی میں ۸۵ سے لے کر آج تک یہ بڑا سیدھا سوال ہے کہ conditions for admissibilities are discussed and they are argued by a member who places before the House a question of breach of privilege and arguments are given by the learned member and again, opposed by the Minister whenever there is something like this.

جناب چیئرمین، انہوں نے ایک floor decide کیا ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No, sir.

یہ conditions اگر آپ کے لئے lay ہوئی ہیں تو یہاں لکھا ہوا ہونا چاہیئے تھا۔

The conditions laid down in Rule 62 shall be in the powers of the Chairman to decide that is the thing. No (Answering to the Leader of the Opposition), Rule 62, conditions are there, why? Who will deal those?

That is the point. Here is a problem

جہاں یہ skip over کرتے ہیں کہ جب ایک Rule 60 notice کے تحت دیا گیا ہے - 61

comes into operation when it is placed by the honourable member before

Rule 62 the House, a question of breach of privilege اور اس پہ کیا ہے - پھر

Why they are escapist from 62 ? By what reason? Look into this آتا ہے -

M.N. Kaul, here comes the Minister or a person who is to oppose.

he will oppose. Minister has to oppose it. 'short statement کے بعد

Senator Mian Raza Rabbani: No.

Dr. Sher- Afgan Khan Niazi: He will say it to the member that he should go for the qualification of a question of breach of privilege

اور اس کا یہ sub-rule ہے۔

1. Not more than one question shall be raised in that question of breach of privilege.

2. The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity.

کہ یہ کیا واقعہ ہوا تو کیا اس پہ خاصا وقت تو نہیں گزر گیا جو اس کے درمیان ایک House بھی بیٹھا پھر اس سے پہلے ایک واقعہ ہو گیا۔ 'this is a very special thing. اور پھر تیسرا -

3. The matter shall be such as required the intervention of the Senate.

کہ وہ member argue کرے گا کہ یہ required ہے کہ

Senate must intervene for his rescue because the question of Privilege is to vindicate the authority of the Parliament. It is not the right of a member. It is the right of this august House to transfer to the committee

and then onward to individual member. It is basically to vindicate the authority of this House and to curb the violation to undermine the authority, to prevent that.

یہ ممبر کی کوئی ذاتی privilege نہیں ہے

out of this august House, he has obtained it. Therefore, he is to qualify under Rule 62, if he can not, Chair will decide the matter whether it is really a breach of question of his privilege or the House or it is the committee thereof but that shall be declared by the Chairman that it is in order. Then what will happen? If it is to be discussed by the whole House all at once or to be referred to the Standing Committee on Rules of Procedures and Privileges. then what happens?

آجے انہوں نے خود پڑھا ہے کہ

A motion shall be moved to move a question to make it as a motion and then motion shall be moved by concerned member that this question of breach of privilege has been accepted by the Chair or it is in order, thereby I move that it may be referred to the Standing Committee on Rules of Procedures and Privileges. This is the way. It is written there. If he goes through this scheme of rules, that is very clear that the Minister was bound to oppose it at this level when the question was put. Rule 62 gives the power to oppose it and I do endorse it. The honourable Senator is an old parliamentarian, he knows the procedure and without hinderance, if a person is coming and charging against the Government for mis-statement, for violation of the Constitution and all these and if it is said so, nobody opposes it. One may rise to say anything which is put

before the House by anybody and if not opposed by the Government, it means unanimously it has been accepted and that can not be discussed on the floor of the House. No discussion is required, then immediately it should be referred to the Standing Committee. That's why Minister is needed at the level of Rule 61, by passing 61, in between 62, conditions are to be qualified by the Member who has put the question of privilege and I do agree with honourable Senator. He has rightly said it and the Leader of Opposition is mistaken. He should go through the Rules of Procedures even through the...

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ پروفیسر غورخید صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے

تھے؟

سینیٹر پروفیسر غورخید احمد، جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب والا! میں بمبڈر صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا بڑا تجربہ ہے لیکن اس معاملے میں میں ان سے بڑے ادب کے ساتھ اختلاف کرتا ہوں۔ اگر آپ Privilege Motion کے تصور کو سامنے رکھیں تو وہ یہ ہے کہ اگر ایوان کا کوئی بھی ممبر یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا ذاتی privilege یا کوئی ایسی چیز جس سے ایوان in dispute آتا ہے۔ یہ دو نوعیتیں ہیں۔ ایک فرد اور دوسرا اس ادارے کا کوئی violation ہوا ہے تو پھر اس کا حق ہے کہ وہ question of privilege اٹھانے اور یہ پھر دو filters میں سے گزرتا ہے۔ پہلا filter چیئرمین ہے۔ جب چیئرمین prima facie یہ محسوس کرتا ہے کہ ہاں! یہ مسئلہ ایوان میں آنا چاہیئے تو یہ ایوان میں آ جاتا ہے اور اگر prima facie وہ سمجھتا ہے کہ درست نہیں ہے تو یہ مسئلہ ایوان میں نہیں آتا ہے لیکن جب ایجنڈے پر آ جاتا ہے تو اس کے بعد پھر جس شخص نے move کیا ہے اور یہاں میں یہ بات بھی واضح کر دوں کہ question of privilege ایسا ہے کہ جس میں opposition اور گورنمنٹ کے ممبروں میں کوئی فرق نہیں ہے، اسے کوئی بھی اٹھا سکتا ہے۔

Adjourment Motion ہمیشہ opposition کے اراکین ہی پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ privilege کا مسئلہ نہیں ہے اور privilege کو ایوان decide ضرور کرتا ہے لیکن کب اس کی پہلی stage admissibility ہے۔ Admissibility میں گورنمنٹ کہیں نہیں آتی ہے اور privilege کے یہ معنی نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے privilege کا استعمال کیا ہے۔ ایک right ہے جسے کوئی بھی violate کر سکتا ہے اور اس صورت میں Government versus Opposition کا مسئلہ نہیں بنتا ہے۔ اس لئے جو admissibility decide ہوتی ہے، وہ چیزیں کرتا ہے اور اگر چیزیں سمجھتا ہے کہ in order ہے اور اس کے لئے یہ چار conditions ہیں جو یہاں دی گئی ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ یہی conditions ہیں جو Rule 62 میں دی گئی ہیں، وہی اس کی بنیاد بنیں گی۔ The question shall raise to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity.

The matter shall be such as requires the intervention of the Senate and

ان the question shall not reflect on the personal conduct of the President. ان چار conditions کی موجودگی میں اگر چیزیں یہ محسوس کرتا ہے کہ violation of the privilege ہے تو پھر وہ allow کرتا ہے کہ آپ اس کو motion بنائیں۔ Motion بننے کے بعد automatically ملحوظ اس بات کے کہ ہاؤس اس پر voting کرتا ہے کہ نہیں it goes to the committee. لیکن اگر ہاؤس یہ سمجھتا ہے کہ زیادہ اہم مسئلہ ہے تو ہاؤس اس کو discuss کر سکتا ہے۔

آپ دیکھنے کے Adjourment Motion کی کیا position ہے۔ وہاں پر بلاشبہ یہ چیز ہے کہ اہم مسئلہ ہونا چاہیے تاکہ ہاؤس کی کارروائی suspend کی جائے۔ آٹھ نو conditions ہیں۔ جس وقت سوال لایا جاتا ہے تو definitely وہاں پر حکومت کا یہ اختیار ہے کہ وہ اس کو oppose کرے یا نہ کرے۔ اگر وہ oppose نہیں کرتی تو پھر Adjourment Motion admit ہو جاتی ہے۔ اگر وہ oppose کرتی ہے تو ان کو justify کرنا پڑتا ہے کہ نہیں، یہ ان conditions کو پوری کر رہی ہے اور اگر یہ بات چیزیں پر ہے تو پھر آپ دیکھنے کہ وہ ہاؤس کی رائے لیتا ہے اور یہ مسئلہ majority کا نہیں ہے بلکہ اگر ہاؤس کا 1/4th کتا ہے

کہ نہیں یہ Adjournment Motion in order ہے تو اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔ تو دونوں بنیادی فرق ہیں اور اس وقت کتابیں میرے پاس نہیں ہیں لیکن میں دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ خواہ آپ May کو اٹھالیں یا Kaul کو اٹھالیں یا اس سلسلے میں جتنی بھی کتابیں ہیں، آپ ان میں یہ پائیں گے کہ Privilege Motion اور Adjournment Motion میں یہ جوہری فرق ہے اور وہ جوہری فرق یہی ہے کہ یہ ایک question کے طور پر originate کرتی ہے، چیزیں کی concurrence سے motion بنتی ہے اور motion بننے کے بعد اس پر کسی ووٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ سیدھی کمیشن کو جاتی ہے یا ہاؤس میں discuss کی جاتی ہے۔ یہ اس کا پورا framework ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس کو argue کر سکتا ہوں تمام کتابوں کی روشنی میں۔ اس وقت میرے پاس کتابیں نہیں ہیں۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب چیئرمین، کاروق نائیک صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, as far as the chapter in the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate is concerned which deals with the privileges, it is a big difference between this chapter and the chapter which deals with the Adjournment Motions.

جناب چیئرمین، وہ تو رضا صاحب نے بتایا ہے نل۔

Senator Farooq Hamid Naek: As far as the privilege is concerned, it is like a person committing a contempt of court. When it is a breach of privilege then a matter is laid down regarding the breach of privilege. Then it is between the member and the Chairman and nobody else. When a contempt of court is committed and the contempt is laid down before the court, then it is for the court to decide whether the contempt has been committed or not. In the similar manner when it is a

breach of privilege and question is raised as to that and the conditions are met which are laid down in Rule 62 then the decision, as to whether the conditions which have been laid down in Rule 62 have been met or not, has to be decided by the Chairman and nobody else. The Rules, the chapter with regard to the privileges is silent as to whether any other person has got a right to interfere in, with regard to the decision which has to be made by the Chairman.

No, but you would look into the Adjournment Motion. Adjournment Motion deals with matters of public importance, as it has been laid down in Rule 73, "it deals with matters of public importance", and even when the discussion on the matters of public importance have to be taken place, the conditions which have been laid down in Rule 75 have to be met. When the conditions are met then the Minister has got the right to oppose under Rule 76 (4) overhere the framers of the Rules of Procedure have given a power to the Minister under Rule 76 (4) to oppose the motion whereas in the chapter concerning the privilege no such power has been given to the Minister to oppose the motion or the question, because the framers were conscious of the fact that the breach of privilege is between the member and the Chair and nobody else. It is the chair who has to decide. So, the interpretation that has been done by the honourable Minister is not correct. I fully endorse and support the interpretation that has been done by the honourable Leader of the Opposition of the House. So, I would submit Mr. Chairman, that your honour should decide whether a breach has taken place or not? Keeping

in view whether the conditions have been met or not as laid down in Rule 62 and nobody else can interfere because the breach of privilege is a breach of the privilege of the House, and your honour by deciding will be sitting as Judge and nobody else can interfere as such. So, straight away the Chair should decide without listening to anybody from the Treasury Benches or the honourable Minister. Thank you sir.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، پہلے بمذکر صاحب کو سن لیتے ہیں۔ دو منٹ یہ argument ختم ہو جائیں پھر ناز کے لئے چلتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بمذکر صاحب کو سن لیں۔

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I would very humbly submit that there are two stages for a privilege motion. No 1 is to give notice. A member gives notice that is received in your office, then it is examined and then with your consent sir he is allowed to raise.

Mr. Chairman: Rule 62, too applies there.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Rule 62 should be read with Rule 65. Rule 62 lays down the conditions under which the Privilege Motion would be in order or would be out of order. That means sir, that the House or all members sitting here, have no right to object to it, they have no right to say anything, they have no right to say that this is not a breach of privilege, they have no right to say that this is not in order.

Mr. Chairman: No, no Chair can aske them. There is no restriction on the Chair.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is no such provision. Inside the House when we are sitting here, we make our submissions your honour decides that. Your Ruling is final. This is a matter between the members and the Chair. The whole House is concerned in every debate, in every matter, in every motion, in every bill, in every amendment. Sir, so far as 62 is concerned it becomes redundant. It means that the Minister sitting here, the whole government sitting here, they have no right to say that this is not a breach of privilege. Sir, if you read the words in 65. 65 says "if the chair holds the motion to be in order" your honour has to hold the motion in order after hearing the minister and after he objects to it and even if he says that this not a breach of privileges yes, of course, your honour can hold it in order or your honour can say that this is out of order. It is correct that you just hear the member and then hold it in order or not in order sir, we sitting here, all the members sitting here they have no right to say that it is not in order. I would say, I have the privilege and I have the right, as sitting here as a member to object to any motion. Much less I would say that Minister has much more right than myself, to say. He is representing the Government. The Government has every right to say that this is not admissible, this is not only between yourself and the member.

Sir, that is not rationale, that is not the parliamentary practice,

the parliamentary practice is, that it is debated before your honour, we will say, they will say, it is a breach of privilege, Minister will say it is not a breach of privilege and after that, of course, your honour have the right to hold it in order under rule 65.

Mr. Chairman: Mian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: It is very unfortunate that this Government takes every thing as an adversarial position.

Mr. Chairman: Might be, that is a point. It is your own experience, it's a loophole.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, please hear me out, you don't interrupt them, please don't break my thought pattern. It is very unfortunate that this Government takes everything in an adversarial process. The question of breach of privilege of a member, as very rightly said by Prof. Khurshid, is either of the House or of the individual member. After having said that I will not take more of your time. I am taking you straight to Kaul and Kaul substantiates exactly what we have argued from this side. It is Kaul page 294 which says:

"The Procedure for dealing with questions of privilege is broadly laid down in the Rules. A question of privilege may be raised in the House only after obtaining the consent of the Speaker," which, in this case is yours and before raising the question you have to give the consent. "This has been made obligatory so that the time of the House is not taken up by raising a matter which, on the face of it, is not

admissible." Therefore 62 is dealt with by you in your chamber because I read again, "So, that the time of the House is not taken up by raising a matter which on the face of it, is not admissible" and when it does not become admissible under our rules, under Rule 62.

So, you have already dealt with this stage. Now let us go further this is what Kaul is saying, I am not saying this.

"A member who wishes to raise the question of privilege is, therefore, required to give notice in writing to the Secretary-General," which in our case the Secretary, "by 10.00 hrs. on the day the question is proposed to be raised. If the question of privilege is based on a document, the notice must be accompanied by that document. On receipt of the notice, the matter is considered by the Speaker who may either give or withhold his consent to the raising of the question of privilege in the House," and what governs the authority of the Speaker or the Chairman is Rules 62. The member concerned is then informed of the Speaker's decision. Where the matter is of an immediate nature and there is no time for a notice being given, the Speaker has permitted a member to raise a question of privilege without previous notice in writing." Then he goes on, then we come to the last part, as the last paragraph on this, and that says, on page 295.

"The Speaker before deciding whether," and this is what Mr. Bhinder is saying, "The Speaker before deciding whether the matter proposed to be raised as a question of privilege requires the intervention of the House and whether he should give his consent to the raising of the

matter in the House, may give an opportunity" here we fall back to what I have said that it is your discretion but I have said that you can exercise this discretion by even referring it to the Standing Committee, but Kaul says "No". If you want to take the matter up in the House, then what is it. "The Speaker before deciding whether the matter proposed to be raised as a question of privilege requires the intervention of the House and whether he should give his consent to the raising of the matter in the House, may give an opportunity to the person incriminated to explain his case to the Speaker. The Speaker may, if he thinks fit," again your discretion what I have said, it is your discretion, "It is not a matter of right," the Speaker may, if he thinks fit, also hear views of members," not necessarily Ministers, "of members before deciding admissibility of question of privilege. When a member seeks to raise a question of privilege against another member, the Speaker, before, shall give notice." So, Kaul is abundantly clear that it is your discretion, the provisions of 62 are dealt with by you in your Chamber, after you have found that the conditions of 62 are fulfilled in your Chamber, you gave the member the right to speak under Rule 63 and then after he has made his statement, I want to go to the extent of saying that if you are going to refer it to a Standing Committee, it is within your purview to take the views of the other side, it is your discretion but Kaul limits that discretion also, the discretion that I gave you, Kaul limits that, it says that only you decide that the matter may be taken up in the House then you may hear other members. Again it does not make a reference to Minister, it says then

you may hear other members, again it is your discretion. So, I rest my case here that it is your discretion, it is not as a matter of right that the Minister will speak on a privilege motion.

Mr. Chairman: I think, may I just...let us break for prayers and then reconvene... Ranjha sahib, I would like your input also on this.

because the Members have left, we will reconvene at 5 گھنٹے کے بعد کر لیتے ہیں

we will reconvene. 8 minutes to 8. ہے، پندرہ منٹ میں

(The House then was adjourned for Maghrib prayers)

(The House then reassembled after Maghrib prayers)

جناب چیئرمین، رانجھا صاحب نہیں ہیں میں ذرا ان کا بھی view point لینا چاہ رہا

تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، باہر ہیں، ابھی آ رہے ہیں۔ جناب چیئرمین، سادہ سی

بات ہے یہاں ہمارے معزز Leader of the Opposition نے Kaul کا ایک paragraph

پڑھا تھا 'page 295 آپ اگر اسی کا صفحہ 297 پر ملاحظہ فرمائیں

with the caption. Leave of House for raising a question of privilege after the Speaker has given his consent to the raising of a matter in the House as a question of privilege, the member who tabled the notice has been called by the Speaker to ask leave of the House to raise the question of privilege.

یہ سارا اسی کے حوالے سے ہے کہ now leave of the House has to be sought

rule leave of the House is required. similar rule 62 والا اس لئے یہ rule

لگایا گیا ہے۔ اب ان کا واقعہ یہ ہے کہ MMA نے call دی اور اس موقع پر وہ جلسے اور جلوس نکال رہے تھے۔ جناب والا! آپ اس کے substance کو پڑھیں۔ اس میں یہ ہے کہ یہ نہیں کیا گیا اور وہ نہیں کیا گیا۔ کیا سینٹ نے کوئی ایسا order جاری کیا تھا کہ متحدہ مجلس عمل جو کہ ایک سیاسی پارٹی ہے، وہاں پر جلسے جلوس نکالے۔ جناب والا! اگر یہ سمجھتے ہیں کہ leave بھی ضروری ہے۔ اب leave کیسے لی جاتی ہے؟ یہ after putting this question to the House. جب ممبر یہ پڑھ لے گا تو dispense leave of the House is also required. یہ with کر رہے ہیں اور پیچھے سے ساری چیز نفی ہو جاتی ہے۔

جناب والا! دوسری بات بالکل سیدھی سی ہے کہ سینٹ کے حوالے سے متحدہ مجلس عمل نے ملک میں جلسے اور جلوس نکالنے اور مہنگائی کے خلاف آواز اٹھانے کی بات کی۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں لکھی ہیں۔ کیا یہ واقعی ان کی پارلیمانی duties میں ہے کہ اس قسم کی باتیں کریں۔۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اس میں ایک technical point ہے۔ میں پہلے خالد رانجھا صاحب کو سن لوں۔ پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس میں sensitive point ہی یہ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، وہ بات تو clear ہے، defined ہے کہ privilege is governed by the following conditions and they have been described here.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس کے لئے جو demands ہوتی ہیں، وہ یہ qualify کریں اور ان کا یہ question of privilege qualify کرتا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں کرتا تو that should not be accepted, may not be referred to the Committee.

جناب چیئرمین، رانجھا صاحب۔

Senator Dr. Khalid Ranjha: Sir, Thank you very much. Mr.

Chairman, at very outset, I must be very candid that we have to examine

what is the list before the House.

Mr. Chairman: What is the?

Senator Dr. Khalid Ranjha: What is the list, what is the matter before the House. Sorry sir, we are user of our own language. You are sitting here as an adjudicator, on a point raised by a member which relates to his privilege. This you would decide according to the rules and as we see it, privileges have been mentioned in a different chapter. When we talk of interpretation of rules, we say which are the rules that deal with a situation. Next chapter is adjournment motions. The word motion is not mentioned in this chapter. So, as I see it, initially the question was that the dispute or the matter is between the person who raises the question and with honourable Chair. That is first question sir.

The second point which we got on to, which was initially raised was that is the House also a party to it or not. And here, I would most humbly submit that it has got two aspects. If we read Rules 60 and 61, the matter is between the person who raises the question and the House. Here your honour may excuse me for using of the phrase, if the honourable Chairman *ex-facie* signs that here is a privilege, a question raised and *ex-facie*, it is a violation, the Chairman can rule it so, but I would submit that one cannot say that the Chairman over ride Rule 62. My submission is, No. I, that a member of the House can get up and say, the Chairman cannot or may not, admit this motion because what Chairman is doing. The Chairman is just a conduit in this manner and

referring the matter raised in the House to a committee of the House. The member is raising the question which relates to his privilege, privilege of the Committee or privilege of the House. It is a very broad thing. So, as I would humbly submit that initial question is between the Chairman and the Member who raises the question and the Chairman has carte blanche power to admit it or otherwise unless --- and why he is doing so because carte blanche powers have to be exercised when it is a discretion, has to be exercised in accordance with the rules and the law. The Chair may want to exercise discretion but the Chair is subject to four points. The right to raise question of privilege shall be governed by the following conditions that chair will not violate it:

Not more than one question shall be raised by the same member in the same sitting. Honourable Chairman can't violate this.

The question shall be raised about a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity. The Chair would not violate this. The matter shall be such as requires the intervention of the Senate. It is a decision and therefore, if that is a pre-condition then one cannot say, I wouldn't go that far as Raza Rabbani is saying that everybody else is shut out because the basic condition is that the matter shall be such as requires the intervention of the Senate and the question shall not reflect on the personal conduct of the President. If somebody was to raise Privilege viz-a-viz the President, the Chair cannot allow it even if the Chair wants to do it and I would read 65 which says if the Chairman holds the motion to be in order, it shall stand referred to the committee

on Rules of Procedure and Privileges unless the Senate decides to consider the question itself and there under Rule 65 the House can exclude the Chairman and say we are the arbitrators to determine because there is a proviso and as we say that it is the proviso that overrides the principal clause. The principal clause is, if the Chairman holds the motion to be in order it shall stand referred to the committee on Rules of Procedure and Privileges and proviso is, unless the Senate decides to consider the question itself.

So, whether the minister asks or not, if the members decide that this cannot be referred and then, of course the majority can override it.

Mr. Chairman: No cross talk please.

Senator Dr. Khalid Ranjha: Let me comment please. What I was saying that since this debate has two aspects the first aspect I was saying was that under 60 and 61 the matter entirely is between the member raising the question and the honourable Chairman who would decide in terms of Rule 65 part one but if the proviso is invoked then the House becomes ultimate arbitrator of the whole question whether it is a matter to be referred to the Committee or not.

So, here my submission is that since the question has been raised before the honourable Chairman that this Privilege Motion is out of order. May be I am saying it wrongly but once it is raised by me that it is not in order then it becomes the property of the House now and if the House waives its right then, of course, the Chair would have discretion

as is given in 65 and to reiterate I would say that since it has become contentious now, therefore, it is the House which would determine whether this question should be put to the committee or not. Thank you very much sir.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: So far as the references you the authority to decide it sir, the first is, Senate of Pakistan's 'Decisions of the Chair' Part-II, Decision No. 211 and page 177, "Alleged House Search Of The Senator Without Warrant". Allegation denied by the Minister Ruled out of order. Here we say that the Minister has no right to speak. The Minister had denied it and it was ruled out of order. Second authority is "Alleged use of force against Mr. J. A. Rahim, ruled as deferred until the Minister is present." It was deferred. Here we say that Minister has no right to speak.

Mr. Chairman: No, I don't think that anybody has no right. It was necessary.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the third ruling is, "Medical treatment of Mr. Mehmood Aziz Kurd. The Minister gave the assurance. Mover satisfied. Motion withdrawn" and fourth is Sir, "Refusal of Superintendent of Police, Quetta to receive certain Senators. Allegation categorically denied by the Minister. Motion ruled out of order." Sir, my humble submission is that in view of these four authorities and the submissions made by the learned Minister for Parliamentary Affairs and my brother Khalid Ranjha and I would very

humbly submit that let the Minister make a statement and after that of course sir, if there is no dispute, if your honour holds it in order yes, it is all right. If your honour holds it out of order then it is out of order. Thank you very much.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I think on purpose the honourable Minister and the honourable Senator Bhinder are not understanding. As far as Senator Ranjha's arguments are concerned, they go to a great extent to support our case. The decision that have been cited, the Minister may have been asked or may have made a statement. My contention and Prof. Khurshid's contention is that it is your discretion, it is the discretion of the Chair to ask the Minister or any member from the treasury benches to respond to the question of Privilege. It is not a matter of right because had it been a matter of right and I will not repeat my arguments but I would just say, had it been a matter of right then as it has been explicitly laid down in the rules for Adjournment Motions, it would have been stated that after the Minister has opposed it. There is a complete omission in the chapter on privilege motion thereby giving the clear intent of the legislators because they have distinguished both of them. In one they have mentioned that the Minister will oppose, in the other there is no mention at all and let me point out also, that the chapter on Adjournment Motions is a chapter which comes later, so it was very much within their thought when the chapter on Privilege Motions was being drafted, whether or not a

Minister was to oppose it or not. Because in a later chapter they have brought that provision. So, my contention is that it is your discretion to allow the government to make a statement or not, it is not a question of right as was being stressed. And I think sir, now if your ruling could come

Mr. Chairman: Share my views. This whole exercise and the discussions have been very informative, interesting and educative. And interestingly each honourable speaker had relevance and viewed from a different perspective. There are rules and there are traditions that develop, traditions that are meant to facilitate become more acceptable and become almost a norm. But, there is a difference between a rule and a norm. The issue here which I think, most important is 62 which tells the conditions, if we observe these, I think, the substance of the privilege is then maintained with its sanctity. If we start making everything an issue of privilege, we are ourselves diluting its standing. It is a matter between the Chair and the mover simply so that there should not be any obstruction in bringing it there. There is no restriction on the Chair to ask anybody else and a Chair unless it is very obvious would invariably seek the views because it involves somebody else. If it is the government, the Minister is the spokes person of the government, the concerned Minister. So, what it would be an accepted thing that is Ok, let us hear you and that is how I think the procedure is clear that it is upto the Chair and if the Chair so feels, let it go through and I think invariably the Chair

would ask for the input. So, I would like the Minister to give his views on this.

ڈاکٹر شہزاد ولیم (وزیر مملکت برائے داخلہ)، شکریہ جناب چیئرمین - جناب! honourable member کی طرف سے جو Privilege Motion move کی گئی۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ 2 اپریل 2005ء کو MMA کی جانب سے ایک ہڑتال کی call دی گئی تھی، ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ اس ہڑتال کو پاکستان کی عوام نے بڑی طرح ناکام کر دیا۔ کہا یہ گیا کہ پرامن ہڑتال میں دخل اندازی کی کوشش کی گئی۔ میں صرف یہ بات پوچھنا چاہوں گا کہ ہڑتال کی call دینا کسی بھی پارٹی کا حق ہوتا ہے اور اس call کو respond کرنا عوام کا حق ہے، بغیر کسی pressure کے، اپنی مرضی کے ساتھ، یہ ان کا حق ہے کہ وہ اس call پر respond کرتے ہیں یا اس کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔ اس ہڑتال کے دوران بھی ہم نے دیکھا کہ عوام نے اس ہڑتال کی call کے خلاف فیصلہ دیا، انہوں نے اپنا کاروبار کھلا رکھا اور جو پیسہ جام کرنے کی call دی گئی تھی وہ پیسہ چلتا رہا۔

ہوا کیا، جب یہ دیکھا گیا کہ یہ call بڑی طرح ناکام ہوئی تو اس دن کچھ شہرپندوں نے یہ کوشش کی کہ جو پیسہ چل رہا ہے اس کو روکا جائے، زبردستی، پتھراؤ کر کے، گازیوں کو نقصان پہنچا کر، جو شہر کھلا ہوا ہے اسے بند کرایا جائے، دکانداروں کو دھمکی دے کر، تاجروں کو ذرا دھمکا کر، ان کی دکانوں کا نقصان کر کے اور یہی صورتحال یہ میں بھی پیش آئی۔ وہاں پر چوہدری اصغر علی گوجر ایک MPA ہیں ان کی قیادت میں ایک mob نے اس قسم کی کارروائیاں کیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ان سے ایبل کی کہ پتھراؤ، دکانوں کو نقصان پہنچانا، اس سے باز رہیں اور یہ قانون نافذ کرنے والوں کی ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہ پرامن شہریوں کو تحفظ فراہم کریں۔ مگر اس کے برعکس اس mob نے پولیس پارٹی پر پتھراؤ کیا اور فائرنگ کی، اس کے نتیجے میں دس پولیس والے اور چار شہری زخمی ہوئے، جس میں سے بعد میں ایک شہری کا انتقال بھی ہو گیا۔ اس سارے case کی FIR نمبر 92 میرے پاس موجود ہے جو کہ درج کی گئی۔ بعد میں complainant کورٹ میں بھی گئے اور ابھی صورتحال یہ ہے کہ لاہور ہائی

کورٹ میں یہ complainant گئے ہیں کہ اس particular شخص کے متعلق صیغہ سے FIR درج نہیں کی گئی جس کے جواب میں جو concerned police department ہے انہوں نے اپنے arguments, comments یہاں جمع کروانے ہیں اور وہ معاملہ ابھی کورٹ میں چل رہا ہے۔

اس ساری صورتحال کے نتیجے میں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک اسحق نہیں بنتی اور ہم اس کو oppose کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Prof. sahib! you want to press it?

سینیٹر پروفیسر منظور احمد، جناب چیئرمین! مجھے بہت افسوس ہے کہ جناب وزیر نے حالات کا بالکل غلط نقشہ پیش کیا ہے۔ میں کراچی میں تھا اور میں اس ایوان میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ سندھ کی حکومت نے، ان کے Ministers نے اس بات کی سرٹوڈ کوشش کی کہ پرامن ہسپتال کو ناکام بنایا جائے۔ وہ تمام بازاروں میں گئے، Chambers کے ہمدے داروں کو بلایا، ان کو دھمکیاں دیں اور پوری کوشش کی کہ اس پرامن ہسپتال کو بدامنی میں بدل دیں اور اسے ناکام بنا دیں۔ میں کراچی میں موجود تھا اور پوری ذمہ داری کے ساتھ آپ سے کہتا ہوں کہ اس سے پہلے میں نے ایسی پرامن ہسپتال کراچی میں نہیں دیکھی تھی اور وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ ہسپتال ناکام ہو گئی۔ سارے اخبارات اس بات کے گواہ ہیں، تمام بین الاقوامی نشریات اس بات کی گواہ ہیں، جو اس دن شام کی نشریات آئی ہیں، 'BBC' 'Voice of America' سے ہو، 'Voice of Germany' سے ہو سب نے یہ کہا کہ پورے ملک میں مکمل ہسپتال ہونی ہے اور ظاہر بات ہے کہ اس میں کوئی بدامنی نہیں ہونی۔ حکومت نے اس بات کی کوشش کی کہ قانون اپنے ہاتھ میں لیں اور لوگوں کو گرفتار کریں۔ بیگناہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا، دفاتر پر چھاپے مارے گئے، دھمکیاں دی گئیں اور پوری ریاستی مشینری کو غیر قانونی کام کے لئے استعمال کیا گیا۔

اس لئے میں یہ بات کہتا ہوں کہ یہ ہمارا حق تھا کہ ہم پرامن ہسپتال کی call دیں اور عوام نے ہماری بات کو سنا، انہوں نے ان کی بات کو رد کر دیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایک معزز

وزیر ایوان میں آنے کے بعد یہ بیان دے۔ میں ان کو challenge کرتا ہوں کہ 2 اپریل اور بعد کے اخبارات نکال لیں اور ان کو آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ پورے ملک میں ہڑتال ہوئی ہے۔ میں نے بتایا کہ میں اس بات کا شہد ہوں کہ کراچی میں پوری صوبائی حکومت نے اس کی کوشش کی۔

جناب چیئرمین، اب ہڑتال کی کامیابی یا ناکامی سے privilege کا تعلق تو نہیں ہے۔ سینئر پروفیسر غفور احمد، انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ہتھراؤ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سارے کام انہوں نے کئے، ریاستی machinery اس کام کے لئے استعمال کی گئی تاکہ ہڑتال کو ناکام بنایا جائے اور یہ پرامن ہڑتال تھی۔ جیسے میں نے آپ کو بتایا کہ ان کی ساری کوششوں کے باوجود، میں کراچی میں تھا، میں اس کی بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہاں پر مکمل ہڑتال تھی۔

Do you press? He does not press the ! خورشید صاحب !
 I think, motion then وہ press نہیں کر رہے تو پھر رستے دیں۔

We go on with the other business, we go on to the third privilege motion that is moved by Professor Khurshid Ahmad, Mr. Farhatullah Babar, Mr. Muhammad Azam Swati, Professor Ghafoor Ahmad, Mr. Amannullah Kanrani, Mian Raza Rabbani, subject is on the vacancy caused to the constitutional office of Deputy Chairman Senate since 15th March, 2005.
 Who would like to speak?

سینئر پروفیسر خورشید احمد، اگر وقت ہے تو پھر ہم اس کو لے لیں۔

جناب چیئرمین، آپ کی مرضی ہے۔

سینئر پروفیسر خورشید احمد، اگر آپ اس کو next Session میں لانا چاہیں اس لئے کہ یہ ایک constitutional violation ہے۔

جناب چیئرمین، اگر آپ discuss کرنا چاہتے ہیں یا next Session میں لانا

چاہتے ہیں تو fine. O.K. Now, you want to go on to the adjournment

motions. جب movers move نہیں کرنا چاہ رہے۔ نہیں میرا خیال ہے ' They think, it

will be deferred, جب تک کوئی movers present نہ ہوں I they are present here.

think, آپ decide کر لیں Who wants to speak first?

سینیئر فرحت اللہ بابر، شگریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی توجہ ایک ---

جناب چیئرمین، نہیں ' point of order raise کر رہے یا اس پر آرہے ہیں؟

سینیئر فرحت اللہ بابر، یہ privilege motion پر آرہا ہوں۔

جناب چیئرمین، تینوں privilege motions ختم ہو گئے۔

سینیئر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! ایک privilege motion تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں ہے تو پھر اس کو نہیں لیتے۔ میرے خیال میں آج کافی

اسجنڈا ہے ' اس پر چلیں۔

سینیئر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! آپ میری ذرا عرض سن لیں، بے شک

privilege motion ابھی نہیں آیا اور اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ privilege

motion 8 June کو ڈالا گیا تھا اور یہ جب بھی اس ایوان میں بار بار اٹھایا گیا تو ہمیں یہی بتایا

گیا کہ ہم next Session میں اس کو لے لیں گے۔ ابھی تک یہ privilege motion نہیں آ

سکا اور آج غالباً Senate کا اجلاس prorogue ہو جانے کا پھر یہ نہیں آ سکے گا۔ آپ اگر مجھے

دو منٹ دیں تو میں آپ کو صرف اس کی ذرا وضاحت کر دوں۔

جناب چیئرمین، دو منٹ ہی رکھنے گا۔

سینیئر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! ابھی آپ نے اپنی ruling میں فرمایا کہ if

we observe Rule 62 for the privilege motion, for the question of privilege.

میں آپ ہی کی ruling کا سہارا لیتے ہوئے ' ہم نے یہ جو question of privilege ڈالا تھا،

اس کی بنیاد یہ تھی کہ 21 اپریل کو قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں حکومت نے یہ

کہا تھا کہ Fauji Foundation نے چینی کا ایک کارخانہ بیچا اور اس کارخانے کی قیمت 387

million روپے highest bidder نے دی تھی لیکن وہ کارخانہ ایک ایسے bidder کے ہاتھ بیچا گیا جو bidding race میں شامل نہیں تھا اور جس کو 300 million روپے میں بیچا گیا، قومی اسمبلی میں حکومت نے یہ جواب دیا تھا۔ ہم نے Defence Committee of the Senate کا ایک اجلاس requisition کیا، ہم نے کہا کہ Fauji Foundation کو ان کے کرتا دھرتا اور ان کے Managing Director وزارت دفاع کے وزیر اور سیکرٹری کو بلایا جانے تاکہ اس معاملے کی وضاحت ہو سکے۔ جناب چیئرمین! آپ نے اس پر ruling دی ہے، ہمیں اس ruling پر کوئی اعتراض نہیں ہے، چیئرمین کی ruling ہمیں منظور ہے، کوئی مقدمہ قانون ایسا نہیں جو چیئرمین کی ruling کے خلاف جا سکے۔ اس privilege motion میں میری گزارش صرف یہ تھی کہ یہ privilege motion آپ کی ruling کے خلاف نہیں تھا، یہ privilege motion وزیر دفاع کے اس خط کے بارے میں تھا اور یہ خط ہمیں ویسے نہیں ملا، سرکاری طور پر باقاعدہ لکھ کر، اس کی درخواست کر کے یہ خط ہمیں دیا گیا ہے۔ جب یہاں سے 28 مئی کو وزارت دفاع کو notice گیا کہ Fauji Foundation کے اس چینی کا کارخانہ بیچنے کے بارے میں Senate کی Defence Committee کا اجلاس ہو رہا ہے اور آپ لوگ آجائیں۔ تو اس کے جواب میں رافو سکندر اقبال صاحب وزیر دفاع نے ۴ جون کو یہ خط لکھا جس میں انہوں نے کہا

after detailed briefing from my Ministry officials, it is apparent that the Fauji Foundation is a private sector organization. The Ministry of Defence, therefore, regrets that it has no jurisdiction to appear for or against on issues related to the Fauji Foundation.

میں جناب چیئرمین! آپ کی توجہ اس rule کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ سینیٹ کی کمیٹی کسی شخص کو بھی بلا سکتی ہے اور جب فاضل وزیر صاحب نے کہا کہ ہم حاضر نہیں ہوں گے کیونکہ یہ ہماری jurisdiction میں نہیں ہے۔ تو انہوں نے سینیٹ کے اس پورے ایوان کے استحقاق کے privilege کو مجروح کیا ہے۔ یہ جو سوال اٹھایا گیا تھا اور جس کے بارے میں آپ نے کہا کہ Rule 62 کے تحت ہونا چاہیے Rule 62 کے تحت

not more than one question shall be raised by the same member, I think,

repeat بھی کیا ہے کہ اس کی کوئی گنجائش بھی نہیں ہے - Breach of privilege تب
 ہوتی اگر کوئی آپ سے disagree کرتا that it is not a breach of privilege وہ اگر آپ
 کو respond نہ کرتے تو پھر breach ہوتی -

He has given you a response. He has attended to the matter and he has
 said that it is futile because it is not within the purview of his
 responsibility about that organization and he has communicated that to
 you. And was the meeting held or meeting was not held?

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! میں ابھی Minister of Defence کی
 اس position پر بات نہیں کر رہا کہ فوجی فاؤنڈیشن private ادارہ ہے یا سرکاری ادارہ ہے؟ اس
 پر بات دوسرے مرحلے میں آئے گی اور پھر میں ثابت کرنے کی کوشش کروں گا کہ وہ
 private ادارہ نہیں ہے لیکن اس وقت میں اس کی بات نہیں کر رہا جو Minister of
 Defence نے کہا ہے کہ private ادارہ ہے اور میں کہتا ہوں کہ private ادارہ نہیں ہے۔
 جناب چیئرمین! اس وقت جو issue اٹھا ہے،

Rule 165(1). "A Committee shall have power to require the attendance of
 persons." It doesn't say that the persons should be only government
 servants. A Committee has power to summon. Now, we requested that
 the Managing Director of the Fauji Foundation should be summoned, the
 Chairman of the Committee of the Administration of the Fauji Foundation
 which is the Secretary of Defence, he should be summoned and we said
 the Minister of Defence should also come to that.

ہم یہ کہتے ہیں۔ میں ابھی اس بات پر بحث کر ہی نہیں رہا ہوں کہ فوجی فاؤنڈیشن پرائیویٹ ادارہ
 ہے یا سرکاری، میں تو صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ

Rule 165 (1). A Committee shall have power to require the attendance of

persons or the production of papers or records.

جناب والا! یہ ہمارے سامنے آجاتے۔ ہم ان سے record مانگتے، papers مانگتے اور ہم ان کے ساتھ بحث کرتے۔ ان کو یہ کہتے کہ یہ پرائیویٹ ادارہ نہیں ہے۔ شاید ہمارے پاس بھی کچھ ایسے documents ہوں کہ جب فوجی فاؤنڈیشن کے Managing Director کی تقرری ہوئی تھی وہ اس وقت حاضر سروس three stars General تھے۔ شاید ہمارے پاس بھی ایسا document ہو کہ ان کی تقرری کا حکم نامہ GHQ نے جاری کیا تھا۔ تو پھر ہم یہ سوال ان سے کرتے کہ اگر پرائیویٹ اداروں کے Heads کا تقرری نامہ GHQ جاری کرتا ہے تو پھر ہمیں بتایا جانے کہ پاکستان میں اور کتنے پرائیویٹ ادارے ہیں مثلاً ایڈمی فاؤنڈیشن ہے، ہمیں بتایا جانے کہ کیا اس کا Deputy Managing Director کوئی حاضر سروس بریگیڈیئر ہوگا؟ جس کی تقرری کا حکم نامہ GHQ سے جاری ہوگا۔ یہ باتیں بعد کی ہیں۔ جناب چیئرمین! پہلی بات (1) Rule 165 کی ہے کہ we can require the attendance but the honourable Minister refused.

So, that is basically the question of privilege.

Mr. Chairman: Let me just ask you a question. What is the purpose of the monitoring Committee, who do they monitor?

آپ کی Standing Committee تو monitoring committee ہے ناں۔ Who do they assist monitor? Policy making کرتے ہیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! یہ سارا مسئلہ ہم نے نہیں اٹھایا تھا۔ یہ ایوزیشن کے کسی رکن نے نہیں اٹھایا تھا۔ یہ قومی اسمبلی میں ۲۱ اپریل کو حکومتی پارٹی کی ایک قانون MNA نے اٹھایا تھا۔ اس کا جواب بھی ہم نے نہیں دیا تھا۔ جواب بھی حکومت نے ہی دیا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے دفاع نے دیا تھا۔ یہ ریکارڈ پر ہے اور verbatim میں موجود ہے۔ اٹھاری خبروں میں موجود ہے جس میں انہوں نے یہ کہا کہ highest bidder 387 million تھا لیکن 300 million کا بیچا گیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وزارت دفاع نے ایک high level inquiry committee بھی تشکیل دی ہے۔ یہ تو وہاں بات ہوئی۔ ہم نے کہا کہ alright اگر

وزارت دفاع نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے تو وہ ہمارے سامنے آجائے، ہم ذرا ان سے کچھ سوالات کریں گے۔ اگر اس کے باوجود وہ نہیں آتے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ

Mr. Chairman, how you can rule it out? You can give any ruling. We will accept your ruling. There is no doubt about that, we will not go beyond that, but I place it before you, Rule 165 (1) and Rule 62 and I urge you Mr. Chairman,

کہ ہمیں ایسے precedents set نہیں کرنے چاہئیں کہ ہم خود پارلیمنٹ خود اپنے اختیارات اور اپنی sovereignty پر قدغن لگائے۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ کم از کم اور کچھ نہ سہی، آپ اس کو Privilege Committee کے سپرد کر دیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس پر بحث کروں کہ فوجی فاؤنڈیشن private ادارہ نہیں ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں لیکن میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ میں اس وقت صرف issue of privilege پر constraint کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کسی سینیٹر کا یا فرد واحد کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔ جناب چیئرمین! اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس کو Privilege Committee کے سپرد کریں۔

جناب چیئرمین، اگر آپ کسی کو بلائیں وہ نہ آئے تو آپ کیا کر سکتے ہیں؟
سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! یہ Rules آپ کو بتا دیتے ہیں۔

Everything is there in the Rules.

Mr. Chairman: I am asking what do the Rules say? If you ask someone to come and you have to differentiate between the Government functionary, and a non Government functionary, if somebody does not respond. What can you do?

Senator Farhatullah Babar: Mr. Chairman, if the Parliamentary Committee with the committee of the Senate summon

somebody and he does not come, this is a breach of privilege of that Committee. Then what the Committee will do after that, a notice is served for the breach of privilege

اور Rules کے اندر جو بھی کارروائی ہوگی وہ ہم کریں۔ اس کے سمن جاری کریں گے، آپ اس کو گرفتار کروا سکتے ہیں وہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے issue تو یہ ہوگا کہ ہاں ہمارے کہنے پر، کمیٹی کے کہنے پر وہ نہیں آئے اور نہ آکر انہوں نے ان Rules کی خلاف ورزی کی ہے۔

Mr. Chairman: Was this meeting held?

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین صاحب! میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین، اگر وہ آتے تو کدھر آتے۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین sequence اس طرح ہے۔

Mr. Chairman: I think the Chairman of the Committee said there is no need of it. I think he cancelled the meeting.

اگر وہ آتے بھی تو کدھر آتے۔

Senator Farhatullah Babar: Sir, the basis of the privilege question is, this very letter of the Defence Minister, is not your ruling, Mr. Chairman. Not the ruling of the Chariman of the Defence Committee but this letter in which the honourable Minister has taken the position whether it is private idara or whether Government idara. No, that is not the question. He has taken the position regretfully, the Defence Ministry has no jurisdiction to appear on the issue of Fauji Foundation at the forum of the Parliamentary Committee. This is the position taken. Now, I leave it to the House. If the House decides Mr. Chairman...

Mr. Chairman: Let us hear the Minister for Parliamentary

Affairs.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! یہاں پر ابھی ایک Rule 75 quote

Rule 75 in chapter 9 adjournment motion کہ ملاحظہ فرمائیں کہ

It shall not revive discussion on a matter including sub-rule (d) یہ کیا ہے؟
the discussion.

(مدامحت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، ایک منٹ، مجھے پتا ہے کہ question of privilege

وہ لانا چاہتے ہیں۔ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ لا سکتے ہیں یا نہیں۔ "including" کا لفظ ہے۔

The discussion on the admissibility of an adjournment motion which has been discussed in the Senate or in the Assembly within the last 4 months. The question was brought to the National Assembly, discussed on the floor of the Assembly, therefore, this matter cannot be raised for 4 months. Any matter, a matter means any matter including

اس واسطے میں یہ عرض کروں گا کہ کوئی مسئلہ جب قومی اسمبلی میں اٹھ چکا ہو، question کی صورت میں answer ہو چکا ہو، اس کو چار ماہ تک آپ نہیں لا سکتے۔ بنیادی طور پر میں یہ کہوں گا کہ

in *ab initio* this is basically void to go into the vires of a matter or in a question of privilege, it does not require any consideration, it should be rejected forthwith.

Mr. Chairman: I have the highest regard for the Committee but in this case I would have felt a breach of privilege if there had been no response. The Minister did respond and gave a reason. I think it does not

constitute a breach of privilege.

سینیٹر فرحت اللہ باہر، جناب چیئرمین! اگر آپ کی رونگ ہے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں میں نے وجہ بھی آپ کو بتائی ہے کہ بھئی یا تو respond نہ کرتے I would have myself کہ he has totally ignored the Committee, he

has given a reason.

سینیٹر فرحت اللہ باہر، تو پھر جناب چیئرمین! آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں کہ چونکہ فاضل وزیر صاحب نے response کیا تو ان کے respond پر at least for the sake of record ان کے اس response پر میں کچھ تو کہوں گا۔ بے شک اس کو You ruled out ہم of order آپ کی رونگ کا احترام کرتے ہیں۔ چونکہ ایک وزیر صاحب نے کہا کہ یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اس لئے ہم حاضر نہیں ہونگے اور آپ نے ان کی اسی information کی بنیاد پر ruling دی ہے۔ اگر اجازت ہو تو پھر ان کی اس contention پر بات کر لوں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں یہ آپ کے اوپر ہے۔ If you want to talk, let us first discuss and educate ourselves. کیونکہ اس پر تو اب ruling ہو گئی ہے۔ آپ نے private ادارے کی بات کر دی۔

I think it is a different issue altogether. So, in the proper manner, we can look at it. Now, you want to go on to the adjournment motion. Yes, Enver Baig.

Discussion Re: Admissibility of Privilege Motion with reference to the

Constitution of PCCB

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you Mr. Chairman.

Sir, my Privilege Motion is as under:

"The meeting of the Standing Committee on Sports and Culture

held on the 15th of June, 2005 to discuss the affairs of Pakistan Cricket Board. The Chairman of the Pakistan Cricket Board appeared before the Committee to submit a draft copy of the Constitution of the Cricket Board which he had assured the Committee to submit after the completion of draft but in the meeting of 15th June, he refused to submit the Constitution, taking a U-turn. Thus he dishonoured the members of the Committee, ignoring the authority of the Senate which is a breach of privilege of the Senators. The matter may please be discussed on the floor of the House, adjourning normal business of the House before referring it to the Privileges Committee."

Mr. Chairman: Was this the draft document?

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, can I say a few words on this?

Mr. Chairman: Briefly.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, the first meeting of the Standing Committee with the Cricket Board was held on the 29th of May, 2004 and in the first meeting we had asked the Chairman of the Cricket Board, since the Cricket Board was being run on order basis for the last four years, this is the fifth year of running, that we should bring the Constitution in place. He had promised the Committee that he will submit it within a couple of months and he gave a date for Augst 31. In the first meeting he admitted, it is in the minutes, I can read out the minutes to you, Mr. Chairman, "once the draft constitution is ready, I will submit the

draft constitution to the Committee for their comments, if any, and then I shall also call a general body meeting of all the cricket associations and take their view points and then give final recommendations to the Patron of the Board."

Sir, he could not give us the constitution by the 31st of August. He took another date, that was in October. In October again he was unable to give us the draft. Then he finally said by the 30th of April, 2005, "I shall submit the draft constitution." We said, "all right." In the last meeting which was held on the 15th of June, I mean we are six weeks away from 30th of April. We said, "O.K., Mr. Chairman, where is the draft constitution, give us a copy." He said, "sorry, I will not give the copy to you." So, sir, we said that it is not a secret document. It is a constitution of the Cricket Board. The people of Pakistan have to know, the cricket associations have to know about this. You have to take our inputs and he said that I have sent it to the Patron, who happens to be the President of Pakistan. So, we told him that if you have submitted to the Patron, then why are you sitting before the Committee and taking our comments. I think, sir, the gentleman is basically misguiding even the Patron because the Patron will be under the impression that this has come to me after being vetted by the associations or by the Standing Committee of the Senate for final approval. Sir, on a number of occasions the gentleman has committed a lot of things and he later on dishonoured those commitments. I think, sir, the constitution of the Cricket Board is no secret document. The Chairman of the Standing Committee has issued

statements, it is all on the record, I can read out the minutes to you, the honourable members from the Treasury benches, they made comment that they had to submit the draft constitution to the Committee but unfortunately, sir, the gentleman has totally refused.

Sir, let me put it on record that even the Constitution of Pakistan when the LFO issue was being discussed. I mean there were two committees, one from the Opposition and one from the Treasury threadbare was discussed and everything was made public. Sir, this is not a secret document at all. It is a public document. As a matter of fact, it should go on the Cricket Board's website. All the cricket lovers of this country can put an input and then he goes on to say that the Constitution Committee headed by Justice Bhandari, made the recommendations and then the Cricket Board, this is minuted sir, he said, we told him to make then further amendments. Sir, what amendment? I mean we have to know what kind of Constitution he is trying to project or what kind of Constitution is he giving to the Patron. Sir, I think, the gentleman has totally dishonoured the whole Committee and sir, it is not a question of an individual, it is the question of the breach of privilege of the members of the Standing Committee and this House. Sir, how can he say 'no' to the elected representatives of the people of Pakistan. Sir, I would request you that this matter may kindly be referred to the Privileges Committee.

Mr. Chairman: I think, the document, till it is approved probably it has to be kept under wraps but let us see what the Minister is

o say.

Senator Muhammad Ajmal Khan (Minister for Sports, Culture and Youth Affairs): Sir, what happened that day in the entire proceedings of the Standing Committee, the President Pakistan Cricket Board had promised that we will provide the document to the Committee. I think, the document was yet to be prepared. What happened that day, my brothers from the Opposition stressed that the Constitution be placed before the Committee. Unfortunately, Constitution was not ready, the document was not ready. The President Cricket Board had sent the amendments to the Constitution to the Patron-in-Chief. Sir, in that meeting, it was not only that the Opposition members were there, there were also members from the Government side. But all the three members they walked out of the meeting in protest.

Now the document is ready but it has to go to the Patron-in-Chief and if the Patron-in-Chief will vet, it will be sent under the Rules to the Ministry and after that it can also come to the Standing Committee and

Mr. Chairman: When it is approved, will it be a public document then?

Senator Muhammad Ajmal Khan: Of course, sir, but the Patron-in-Chief is the President sir, he was outside, away from the country. Sir, now when he is back, the draft document has been sent to him, this was told in the meeting to us by the Chairman Cricket Board.

So, let's wait. Why are they in such hurry? So, my request to the honourable member would be if he does not press it, he should wait and it will come to him also, all the federations, the associations of the Cricket Board they have been consulted. The Patron-in-Chief might consult the Standing Committee of the Senate also. Sir, we should wait for that. We should not be in hurry. All the procedural formalities are being completed and after that as was promised, it will come to the Committee also.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I draw your attention to the minutes of the meeting of the 29th of May 2004, where the Chairman PCB told that the Constitution was under suspension because it had anomalies, contradictions and gaps. He assured that the revised Constitution will come up within four months and the same would be placed before the General Body for its approval. So, what I am trying to say is this that the President of Pakistan who happens to be the Patron of the Cricket Board, probably is unaware of the fact that it has not gone through the drill. What I am trying to say is this, it should go to the President whatever suggestions we give or the affiliated associations give, it is upto the Patron to accept or not that we are not disputing. He is the boss of the Cricket Board but the point is before it goes to the Patron, sir, my contention is that the copies should be distributed among the members and it should be distributed to the affiliated members of the Cricket Board. He commits here that he will bring it before the General

Body. Then sir, again in another meeting the representative of the Cricket Board. The representative of the PCB informed the Committee that the deadline of completion of the Constitution by Justice Karamat Bhandari was the 30th April and broader principles of the Constitution will be submitted to the Committee. Sir, they have committed on two different occasions but they have surpassed the Committee, I mean, they think that we are probably nominated Senators, it is not a fact. He has to respect this House. Sir, he himself is the Chairman of an Adhoc Committee. Sir, we are elected representatives sitting in this House on both sides of the aisle. My honourable lady Senators, they also objected in all the meetings. I mean, it is on record, if you want I can mention the extracts from the meetings but the point sir, is this that he just cannot surpass the Senate Members. We are all elected people. The patron can do whatever he wants to, we have absolutely no objection on that but he should first take our inputs. The inputs of Karachi Cricket Association and the Lahore Cricket Association; they have protested in public statements in the last two, three days.

Sir, he has committed to the Committee that he will submit this Constitution Draft to the House and to the Associations.

Mr. Chairman: Did you send your recommendations beside the discussion to the Karachi Cricket Association or anybody? Because if they sent then I am sure there would be no such problem.

Senator Muhammad Enver Baig: No, sir. I will tell you what

has actually happened. We wrote a letter to the Cricket Board through the Chairman of the Standing Committee that could you please provide us the amended Constitution, give us the old Articles and the new amendments. Sir, they have totally refused. We want to see what suggestions or what recommendations of the Cricket Board and the Constitution Committee has done, based on that, if they are alright, fine. Sir, we are all lovers of Cricket. Everybody in this House, I mean whenever there is a game with India or any other country we are glued to the television. It is the interest of all of us that the grass root situation in the Cricket Board be organized.

Sir, for the last five years we have been on ad hoc basis. It is time that we involve the Cricket Associations in various cities and districts. Cricket Board cannot go at the grass root level, you have to go to the Association and unless you do not take that input, how do you expect something?

Mr. Chairman: What did the Chairman Commit? He would give you, I think, in May last year, he said, by August he will give you the Constitution. He did not mention draft or approved.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I will just read it out to you again. Sir, if you just give me a minute. Sir, you are so gracious today.

Mr. Chairman: May not always.

Senator Muhammad Enver Baig: The Chairman PCB told

that the Constitution was under suspension because it had anomalies, contradictions and gaps. He assured the revised Constitution will come up within four months and the same would be placed before the General Body for its approval.

Mr. Chairman: The Constitution?

Senator Muhammad Enver Baig: The Constitution, the draft Constitution.

Mr. Chairman: Does it say draft?

Senator Muhammad Enver Baig: Revised Constitution, it says, sir. It says revised Constitution.

Mr. Chairman: It would be approved because I think draft cannot be.....

Senator Muhammad Enver Baig: No, sir. He says the revised Constitution.

Mr. Chairman: Yes, after approval, it is the revised document.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! اگر President Sahib نے approve کر دیا تو

جنرل باڈی کیا کرے گی؟ There is nothing you can do then.

Mr. Chairman: No, no. It can refer it back.

Senator Muhammad Enver Baig: No, sir, you cannot. That is the end of the story. The point is this unless you do not take the inputs from the grass root

Mr. Chairman: So far as, the point of coordination, nobody can

dispute or deny. There should be coordination and the Minister himself has said so.

Senator Muhammad Enver Baig: Then sir, as I said that the representative of the Cricket Board also assured us in the meeting held on 11th of May, 2005. Sir, I will just read that line for you as well:

The representative of the PCB informed that the Committee, that the deadline for completion of the Constitution by Justice Bhandari was 30th April and broader principles of the Constitution will be submitted to the Committee.

Sir, they will submit all the amendments in the Constitution to the Committee.

Mr. Chairman: The delay can take place for reasons beyond control, let us hear the Minister again.

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you, sir.

Senator Muhammad Ajmal Khan: Sir, the basic issue is not of privilege. Also, they have not refused. He was there in the meeting. It has to go to the Patron-in-Chief.

and they are to work on it. Now کیسی بنی time Sir. Constitution it was ready, it is with the Patron-in-Chief. The moment it is approved, it might come to the Committee, it will have come to the Ministry, we

--- request میری اس will have to go to the Law Ministry.

Mr. Chairman: Then it has to go to the the general body after

it.

سینئر محمد اجمل خان، جی، اس کے بعد۔ انہوں نے Associations کو ساتھ لیا ہوا ہے۔ ان سے بات ہوئی ہوئی ہے۔ جو amendments لا رہے ہیں، ان میں انہیں involve

This was his statement in the Committee that the Chairman, - کیا ہوا ہے -
Cricket Board, will involve the Associations. So, the Amendments are

only then they can come. Patron-in-Chief سے approve تو ہو جائیں گی there.

It has got his - ہمارا یہ کام تو نہیں ہے کہ qualification جائیں اور approve کریں۔

own way. They have not refused. ایک یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے refuse کر دیا ہے

The Chairman said, the moment it's approved by the - ہم نہیں لاتے -

Patron-in-Chief or Parton-in-Chief might send it to the Committee, ask

for general opinion of the lovers of the cricket sir. So, just we have to

wait for some time. That is all. Otherwise refuse تو نہیں کیا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, very brief intervention. Mr.

Chairman, I think, what need to be understood is that there was a constitution. That constitution is being revised and going by the Minister, that has been read out by the honourable Senator, the Chairman of the Board of Control for Cricket has said that the revised constitution would be brought before the General Body for approval. Now what has to be understood is that the General Body will approve the constitution and it will go to the Patron-in-Chief for ratification. It is similar to the process of a Bill. A bill originates in either of the Houses, it is taken up there, it is discussed there, amendments are made there, it is passed by the Parliament and then it goes to the President for his assent. Similar is the process that is to be followed here while revising the constitution,

the BCCP has to take into account the points of view of the affiliated bodies. If they have made a commitment to the Standing Committee of the Senate, it has to take into view their recommendations in view of their commitment and then it has to be sent to the General Body, where the General Body will approve it and then it will go to the Patron-in-Chief for his ratification...

Mr. Chairman: Is that followed?

Senator Mian Raza Rabbani: Obviously because it has to be first approved. If the Patron-in-Chief ratifies it and I am not ready to believe this that if the Patron-in-Chief ratifies it then the General Body has the power to override the Patron-in-Chief's ratification. Is this the Minister trying to say? If that is the position, fair enough. Is he trying to say that General Musharraf's constitution can be amended and altered by the General Body of the BCCP. If he is giving that power to the General Body that it can override the ratification of the Patron-in-Chief or General Musharraf then fair enough. Then let his statement be recorded and form a part of the record that he says that the General Body of the BCCP can override the ratification of General Musharraf.

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب والا! اگر Patron-in-Chief constitution

کو منظور کر لیتے تو کیا یہ واپس ہمارے پاس آنے کا کہ ہم اپنی رائے اس میں دے سکیں تو جواب دیا گیا تھا کہ اگر وہ ایک دفعہ منظور کر لیتے ہیں تو اس کے بعد دوبارہ اسے ترمیم کرنے کا آپ کے پاس استحقاق نہیں ہوگا۔ اس پر ہم نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ اگر ہماری رائے اس میں شامل

نہیں کی جانی تھی تو ہمارا یہاں بات کرنے کا کوئی کاغذ ہی نہیں ہے۔ اس میں ہمارا point یہ تھا کہ چونکہ ہم نے ہی یہ realize کروایا کہ lacunas ہیں اور public places میں اس میں کچھ مسائل سامنے آئے تھے جس کی وجہ سے ہم نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ اس constitution کو review کیا جانا چاہیے۔ اب وہ کمزوریاں رہ گئیں۔ جو ہماری آراء شامل ہونی چاہیے تھیں، وہ وہیں رہ گئیں، ہم تو وہیں کے وہیں رہ گئے اور draft بن کر چلا بھی گیا۔ اب draft بننے کے بعد جیسے آپ نے کہا کہ it will be a public document اگر یہ ہوگا جیسے رضا ربانی صاحب نے بھی کہا تو then well and good لیکن اگر نہیں ہوتا تو then what will be the position?

جناب چیئرمین، Minister Sahib نے کہا ہے کہ

It will be a public document after due approval. That he has categorically mentioned here. So, I think that issue should be settled. About coordination, the committee has a point that they should be consulted, they should be valued. If it has not happened, it is a lapse and we must make sure these things would happen.

Breach نہیں ہوگا اس لیے کہ they did address the meeting. They did attend the meeting and participated in the meeting and I think there can be no two opinions that they should coordinate.

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, they should submit the draft to the Committee?

Mr. Chairman: I think the draft has gone already. What would it achieve?

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, at least, I mean, we can give our inputs before the Patron ratifies it, sir.

Mr. Chairman: Let us hear the Minister.

Senator Muhammad Ajmal Khan: It is not a secret document. It was there as a previous Constitution. All these are honourable Senators.

یہ بھی جب بن جانے کا with all its formalities، جو ان کا طریقہ کار ہے۔
جناب چیئرمین، ان کا point ہے input کا، اگر کوئی committee کی
suggestion ہے۔۔۔۔۔

Senator Muhammad Ajmal Khan: Definitely, they can give a suggestion because they have got the old Constitution.

(Interruption)

Senator Muhammad Enver Baig: The old constitution was perfect. That did not need any changes. So, if you have made any changes please bring them up to us and we can put our input, if this is O.K., it is alright and then as Mr. Rabbani says, sir

جب تک آپ associations کو پوچھیں گے نہیں۔۔۔۔۔
جناب چیئرمین، کنسٹی انگریز unanimous نہ بھی ہو تو
the recommendations from individuals or the Committee.

Senator Muhammad Enver Baig: Sorry sir.

Mr. Chairman: Are the recommendations from the Committee or individuals?

سینیٹر محمد انور بیگ، آئی نہیں ہیں جناب۔
جناب چیئرمین، نہیں نہیں میں سمجھتا ہوں، مگر میں suggestions کی بات کر رہا
ہوں کہ۔۔۔۔۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، بات یہ ہے کہ مسئلہ simple logic کا ہے کہ ایک دستاویز

ہے، یہ rules ہیں۔ اب اس میں Honourable Minister for Parliamentary Affairs rules amend کیے اور انہوں نے ہم سب کو وہ مسودہ دیا ہے اور کہا کہ جی یہ rules میں نے amend کیے ہیں، آپ ان کو دیکھ لیں۔ ان کے اندر اگر آپ کی کوئی input ہے تو ہم بیٹھ کے اس کو discuss کرتے ہیں اور اس کو take up کر لیتے ہیں۔ یہ تو ایک logical طریقہ ہو گیا۔ اب اگر یہ ہمیں کہتے کہ جی میں amend کر رہا ہوں rules کو آپ اس کتاب کی bases پر اپنی suggestions دے دیں اور میں پھر دیکھوں گا کہ میں ان کو incorporate کرتا ہوں یا نہیں۔ تو اس میں کوئی logic ہے؛ یا یہ کہتے کہ وہ مسودہ سینیٹ پہلے approve کر دے۔ Here Senate analogous to the Chief Patron. سینیٹ اس کو approve کر دے۔ اس کے بعد میں یہ مسودہ آپ کو دوں گا۔ آپ نے اگر اس میں amendments یا ترامیم کرنی ہیں تو آپ اس وقت مجھے بتا دیجئے گا کہ کوئی amendments یا ترامیم کرنی ہیں۔ یہ logical بات نہیں ہے جناب چیئر مین! آپ اس کو ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں۔ یا تو وزیر صاحب اس بات کی House کو assurance دے دیں and the matter will end there. There will be no breach of

privilege. یہ assurance دے دیں کہ Patron-in-Chief کی ratification کے بعد association یا سینیٹ کی Standing Committee جو ترامیم دے گی، اگر وہ معقول ترامیم ہوں تو وہ ratification کو override کرتے ہوئے ان ترامیم کو General body کے through introduce کروا دیں گے یعنی General body supreme ہے over the ratification اگر وہ یہ House assurance کو دینے کے لیے تیار ہے تو پھر breach of privilege نہیں بنے گا لیکن اگر وہ یہ assurance دینے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر جو طریقہ کار وہ دے رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو گڈمڈ بھولا BCCP نے کیا ہے وہ اسی طریقے سے Chief Patron سے approve کرانا چاہتے ہیں اور اس کے بعد جیسے بگھار ڈیم fait accompli بن گیا ویسے یہ بھی لا کے association or Senate کی کمیٹی کو کہہ دیں گے کہ جی یہ fait accompli ہے۔

The Patron-in-Chief has approved it. Now, there can be no amendments.

Sir, it will obviously be the recommendations of the Committee. It will be for the Committee.

جناب چیئرمین، آپ کو کمیٹی کی recommendations آئی ہیں۔ ایک منٹ۔

سینیٹر محمد اجمل خان، جناب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ recommendation,

suggestions دے دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! کس چیز پر suggestions دیں۔

جناب چیئرمین، ایک منٹ۔ Minister صاحب کو سن لیں۔

سینیٹر محمد اجمل خان، دیکھیں پرانا Constitution ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! پرانے پر کیسے یہ مجھے کہہ رہے ہیں

recommendations دے دیں۔ یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ اس کے اوپر آپ suggestions

دے دیں۔

سینیٹر محمد اجمل خان، یہ suggestions دے دیں۔ وہ ہم Chief Patron کو

بھیج دیں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: For God's sake Mr. Chairman, this is illogical and irrational on the face of it.

Mr. Chairman: They have a different procedure.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there is no procedure regarding that.

سینیٹر محمد اجمل خان، جناب! اس کا ایک procedure ہے اس میں جانا پڑتا

ہے۔ اس پر اگر کوئی suggestions ہیں تو یہ دے دیں

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, Ok. you tell him to spell out the procedure for amending the Constitution.

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی، جناب چیئرمین! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔ I will

be quite crystal clear.

جناب چیئرمین، یہ بھی تو یہی کہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی، یہ صحیح کہ رہے ہیں اور میں بھی اپنے طور پر اس حوالے

سے۔ بات یہ ہے۔ پھر اس میں دوسری بات ہے very pertinent کہ اگر draft

Constitution نہیں ہوگا۔ پرانا تو ہے۔ اب وہ کون سی amendments لا رہے ہیں۔ یہ کون

سی suggestions, recommendations دے رہے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ کون سی وہ

body ہے مثلاً یہی بات صحیح انہوں نے کی ہے کہ after the assent of the President,

it becomes an Act of Parliament. اس میں دوبارہ amendment propose کر کے

لا سکتے ہیں as such in the Act no change can be made through a procedure

اب میری ان سے بھی گزارش ہے کہ if the draft still is with the Committee or

the Governing body or with the both then it should be shown to the

member in secrecy اور ان میں oppose نہ کرے اگر وہ چاہتے ہیں coordination

and harmony کہ Standing Committee really interested ہے اور مجھے یقین ہے کہ

ان میں سے شاید کچھ بہت زیادہ کرکٹ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اگر کسی ممبر کو دلچسپی ہے تو

secret meeting بلا کر if it has that stage, it has not gone to the President

for ratification and he is the Patron in Chief. تو ان کو دکھا دیں اور اگر یہ کوئی

proposals دیتے ہیں جو صحیح ہوں اور کرکٹ کو enhance کرتی ہوں people of

Pakistan would like to get that guidance. Minister صاحب آپ یہ کہہ دیں کہ

stage پر ہے یا اگر نہیں ہے تو بھی آپ صاف کہہ دیں کہ بھائی it has been

ratified, nothing can be done when it will be put before the people, it will

become a public document and then you can look it, that's all. تو کوئی

مسند ہی نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ان کو سن لیں۔

The Constitution amended! جناب! اس میں یہ ہے جناب! اس کو بھیج دیا گیا ہے Patron-in-Chief کے پاس۔ وہ اس کو دیکھیں گے کہ کیا suggestions Executive Body سے آئی ہیں۔ Associations سے آئی ہیں۔ یہ اتنا بڑا document نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، ذرا ان کو سن لیں۔

سینیٹر محمد اجمل خان، یہ اتنا secret document نہیں ہے کہ he should make an issue of it. اس پر کام ہو رہا ہے۔ ایک کمیٹی بنی تھی ان کی suggestions آگئی ہیں اس میں جتنی amendments کرنی ہیں Patron-in-Chief کے پاس وہ چلی گئی ہیں۔ اس کے بعد ابھی Patron-in-Chief کمیٹی کے پاس بھیج دیں public کو بھی شاید ہم اس میں consult کریں ان کے views بھی لے کر ہم تیار کریں۔ it is for the betterment of the game. Everybody is lover of the game. اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں suggestions بعد میں بھی ہم لے سکتے ہیں ابھی بھی لے سکتے ہیں۔ اگر یہ کچھ suggestions دیتے ہیں تو لے لیتے ہیں but ان کے اپنے rules ہیں وہ خود ہی بناتے ہیں۔ Standing Committee of Senate وہ Rules نہیں بنا سکتی ہے۔ اگر کمیٹی کے محترم اراکین کے پاس کوئی suggestions ہم Patron-in-Chief کو بھیج سکتے ہیں کہ یہ suggestions ہیں - and that can be if they are on the line, they will be certainly taken into consideration

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, it is now abundantly clear. According to the statement made just now by the Minister, prima facie it is a case of breach of privilege because the

Minister has admitted that there was a assurance to the Committee that it could gave suggestions for amendments in the draft Constitution, that draft Constitution, despite the assurances given to the Standing Committee, that draft Constitution would be placed before them, has been sent straight to the Patron-in-Chief for his ratification. Now, it is the prerogative of the Patron-in-Chief, if he may suggest any alterations or amendments in it, that is his prerogative..

He has admitted that the BCCP and the Chairman of the BCCP has committed a breach of trust, a breach of privilege of the Senate whereby he had given an assurance that he would first send the draft here. That he has sent it straight. So, therefore, prima facie, I would request you that it is a matter which requires further consideration, it is a matter which requires detailed scrutiny and it is a matter, if allowed to go like this, that would set a very bad precedence and would infringe and curtail the sovereignty of Parliament and would radically affect the functioning of the Standing Committee.

So, therefore, I would most humbly, pray before you that prima facie, there is a case made and without making any other observation, you can say that the matter is referred to the Standing Committee. That would prejudice none and the matter would be discussed thread-bare in the Standing Committee.

Mr. Chairman: Dr. Sher Afgan Khan Niazi.

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی، میں نے صبح بات کی تھی، انہیں یہ بھی ماننا چاہیے کہ

مثلاً کمیٹی Constitution میں اگر کوئی amendment recommend کرتی ہے تو

can that do? No. Any legislation which is required for an organization, the organization have got a proper procedure, can we alter the domian of that very thing or organization or anything? No. My humble submission is, when it will come back or it has gone to that Patron-in-Chief, noting can be done. That's a legislation for that to control, to give a procedure to the Cricket Board and all that is to control the play.

مثلاً میں سمجھا سکوں کہ ایک پھوٹی سی لائن ہوتی ہے اور جب بالر ball کراتا ہے تو اگر اس کا پاؤں اس لائن سے آگے ہو جائے تو no ball ہو جاتی ہے۔ اب یہ legislation ہے 'these are the rules' اب اس میں کمیٹی کیسے گھس جائے ان کے rules and laws کو بنانے کے لئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ this is a matter of experts. ہم کوئی Cricketer

We are the Senators, we are the MNAs. You are the upper House. نہیں ہیں

We can look into the matter if there is any lapse. اگر ہم play میں fault کرتے ہیں یا بین الاقوامی سطح پر ہماری ٹیم اچھی کارکردگی نہیں دکھاتی تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ Coaches خراب تھے 'player صحیح نہیں تھے' selection committee خراب تھی۔ ہم اب ان کے legislation میں بھی داخل ہونا چاہتے ہیں اس سے تو یہی مراد ہے۔

جناب چیئرمین، جی رضا ربانی صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: I agree. It seems some how that we are agreeing for the moment.....

Mr. Chairman: Anything is possible.

Senator Mian Raza Rabbani: I agree with the honourable Minister and I would just make two very short points. The first point is that the Senate Standing Committee in the first instance when the

BCCP had itself agreed, the Committee made a suggestion that it would like to make recommendations, the BCCP agreed, that yes we will be willing to take your suggestions. Once our draft is completed, we will take your suggestions and then they would have vetted them according to their own procedure and if found fit, would have included it, that was step one.

Now, what I am requesting you to do is, I am not saying that now have this matter referred to the Privileges Committee, so that the Standing Committee can make recommendations in the Constitution. Most certainly not. That is not my position because I myself have said that the matter has gone to the Patron-in-Chief, it has to an extent attained finality. My contention now is that the Chairman of the BCCP not under duress, not under any pressure made a commitment to a committee of this House, he has breached that commitment and it is now the right of this House to pass stricture on the conduct of the Chairman of the BCCP for having violated the commitment that he gave to the House. I am, more certainly, not pleading that the issue of the amendments should be re-opened, it is a question of passing stricture on the behaviour on the breach of trust, on the breach of pledge that the Chairman of the BCCP has committed to this House because the Committee is a part and parcel of the Senate. And, therefore, it is to put that behaviour of his on the matter that I am requesting that this be sent, not for the reopening of the question of sending amendments to the Constitution.

جناب چیئرمین، رزید عالم صاحب، briefly.

سینیئر رزید عالم خان، میں بھی اس Committee کی Member ہوں، میری یہ submission ہے کہ جو اس کمیٹی کے چیئرمین honourable Senator ظفر چوہدری صاحب ہیں، آپ مہربانی کر کے اپنی ruling دینے سے پہلے اگر ان سے discuss کر لیں تاکہ صحیح حقیقت سامنے ہو اور اس کے بعد آپ مہربانی کر کے اپنی ruling دیں۔ Thank you

جناب چیئرمین، میں عرض کروں کہ ایک issue ہے to be a public document the Minister has committed, it will be a public document at appropriate stage, once the finality is there. صاحب! اب اس کو ختم کریں۔

اچھا جی۔

سینیئر سید مراد علی شاہ، انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ Patron-in-Chief کو بھیجنے سے پہلے یہ آپ کو بتایا جائے گا۔

جناب چیئرمین، یہ minutes میں documented ہے۔

سینیئر سید مراد علی شاہ، یہ commitment کی تھی اور اس کے بعد ہماری جو recommendations تھیں، ان کو Patron in Chief کے پاس وہ لے جانا نہیں چاہتا تھا، اس نے اپنی مرضی کی چیز بنائی ہے۔ Patron in Chief ہمارا صدر بھی ہے، Chief of Army Staff بھی ہے اس کے ہزاروں کام ہیں تو وہ اس سے دستخط کرا کے پھر ہمارے پاس لانے کا تو ہم اس میں کیسے amendment کریں گے یا کیسے suggestions دیں گے۔ ہم نے یہ کہا تھا کہ ان کے پاس جانے سے پہلے ہمارا مشورہ لے لیں، اس کی مرضی ہے کہ وہ مانتا ہے یا نہیں مانتا، اس نے وہ تمام چیزیں چھپا کر ہم سے کہا کہ میں کوئی چیز نہیں بتاتا۔ Commitment کی تھی۔

جناب چیئرمین، میں عرض کروں کہ ایک مسئلہ تو حل ہو گیا کہ document

public ہو جائے

on the other hand the Chairman of the Committee is not here, let me see

the minutes, I reserve my ruling and I will come back to this august House. The prestige of the House is paramount to all of us and to me also. Let me see the sequence of the event and the document and I must consult with the Chairman of the Committee because you know, having been on the tour not being here, otherwise, we could have decided it now. So, I think, I will look at this and come back. Thank you. We should take up the adjournment motions now.

on the alleged failure of the Islamabad Police **پروفیسر غورشیہ صاحب! آپ کا ہے**
on abdicating its responsibility as the guardians of public safety.

Adjournment Motion: Re: The performance of Islamabad Police

سینیٹر پروفیسر غورشیہ احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Mr. Chairman! I seek leave of the House to move the following adjournment motion:-

The daily News, Islamabad has published on March 16th a special feature on Police which *inter alia* points out that Islamabad Police has long been guilty of abdicating its responsibility as the guardians of public safety. According to the news study, name any crime from ordinary theft to organize dacoities, extensive bootlegging, growing prostitution and one will find the police deeply involved. Crime rate is steadily growing up.

The said report is an added proof of the fact that situation of law and order in the country is gradually going down from bad to worse. And now a stage has come where those who are supposed to be the enforcers

of the law and order and the guardian of the Nation's dignity and honour are themselves committing the worst crimes, not expected even by the hardened criminals. This reveals a very serious break down of law and order in the country and is a matter of urgent national importance.

I beg to move that the normal business of the House be adjourned to discuss this matter of urgent national importance.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Dr. Shahzad Waseem: Opposed.

جناب چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں آپ سے ایثار سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنی اس موشن کے ساتھ "The News" کی جو رپورٹ دی ہے۔ یہ بہت aggressive report ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس کو پڑھتے وقت انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور معزز ایوان میں اس کے حصے پڑھتے ہوئے بھی انسان کو حجاب آتا ہے۔ اگر یہ رپورٹ صحیح ہے اور میں وزیر صاحب سے یہ کہوں گا کہ یہ بات بتائیں کہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر یہ صحیح ہے تو پھر حقیقت یہ ہے کہ پولیس کی جو صورتحال اس سے ہمارے سامنے آتی ہے تو اس ملک کے لئے، اس کے امن و امان کے لئے یہ سب سے بڑا خطرہ ہے۔ ہمارے دشمن بیرونی نہیں بلکہ وہ ہیں جنہیں سو لاکھ روپے دے کر ہم اپنی حفاظت کے لئے مقرر کر رہے ہیں اور وہ ہمارے مال، ہماری عزت، ہماری جانوں کے اوپر حملہ آور ہیں۔ میں صرف کمشنر نے جو اس پر comment کیا ہے وہ سنانا چاہتا ہوں۔ اس کی تفصیلات میں جانا اور اس کا پڑھنا اور سنانا بھی بڑا مشکل ہے۔ کمشنر کہتا ہے۔

The custodians of the law if found involved in breaching the law should be reprimanded severely to establish a precedent for the future. What kind of society is that where the police in uniform is involved in criminal

جو تفصیلات اس میں ہیں۔ ایک معمولی سپاہی سے لے کر ایس ایچ او تک، اور ذہنی 'theft, car lifting, --- جرائم کو تھانوں میں کرنا بچیوں اور بچوں کے ساتھ' اس رپورٹ میں پوری تفصیل ناموں کے ساتھ موجود ہے۔ اگر یہ بھی اہم مسئلہ نہیں ہے تو پھر اس سے اور زیادہ اہم مسئلہ کونسا ہوگا جس پر ہم اس ایوان میں بحث کریں اور جس میں پولیس کو راہ راست پر لانے کے لئے کوئی recommendation یہ ایوان دے۔

میں سمجھتا ہوں جناب والا! وزیر صاحب کو اس معاملے میں اس قوم کے ساتھ اس شہر کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے۔ اس ملک کا image آپ کی تقریروں، بیرونی دوروں اور اس اعلان سے کہ آؤ یہاں invest کرو سے نہیں ہو سکتا۔ اگر یہاں law and order صحیح ہے، اگر انصاف یہاں ہے، اگر contracts یہاں پورے ہو رہے ہیں اور اگر پولیس قوم کو جان و مال کی حفاظت فراہم کر رہی ہے تو پھر ملک میں بھی ترقی ہوگی، لوگ invest کریں گے۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر اس سے زیادہ اس ملک کے ساتھ میری نگاہ میں بے وفائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں جناب وزیر صاحب سے کہوں گا کہ محض راج ہٹ میں اس قسم کی motions پر respond نہ کریں بلکہ یہ دیکھیں کہ ملک کے مفاد میں کیا ہے، حقائق کو face کریں، investigate کریں اور مجھے توقع ہے کہ یہ adjournment motion جو ہم نے 16th March کو دی ہے اور اسی دن report شائع ہوتی تھی، ہم نے کوئی تاریخ نہیں دی تھی۔ اس اہمیت میں انہوں نے investigation کی ہوگی اور ہمیں بتا سکیں گے کہ کیا یہ صحیح ہے یا نہیں اور اگر صحیح ہے تو انہوں نے کیا کیا ہے۔ اس لیے کہ مسئلہ میری، آپ کی سب کی families کی عزت کا مسئلہ ہے، جانوں کا مسئلہ ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ باقی کارروائی روک کر اس پر مکمل بحث کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، Thank you Mr. Chairman. Honourable

Member نے generally law and order پر اور خصوصاً اسلام آباد پولیس کے حوالے سے

یہ motion move کی ہے اور اس میں خصوصی طور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کوئی ایسا crime نہیں ہے جس میں ان کی involvement نہ ہو۔

جناب والا! جہاں تک اسلام آباد پولیس کا تعلق ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی کارکردگی upto the mark رہی ہے اور میں یہ prove کروں گا۔ اکثر statistics کا بھی حوالہ دیا جاتا ہے کہ مٹل سال میں اتنی dacoities ہوئیں اور مٹل سال میں اتنے rape cases ہوئے، اتنی car thefts ہوئیں۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات جس کا ہم نے ensure کیا ہے، وہ یہ ہے کہ کوئی case unregister نہ ہو۔ ماضی میں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ case ہوتے تھے اور register نہیں ہوتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی کارکردگی کو judge کرنے کا بہتر پیمانہ یہ ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جو cases register ہوئے ہیں ان کے مقابلے میں پولیس کی کارکردگی کیا رہی ہے؟ کیا وہ criminals arrest ہوئے ہیں؟ کیا ان کے چالان عدالتوں میں گئے ہیں؟ اگر آپ وہ statistics دیکھیں گے تو آپ کو اسلام آباد پولیس کی کارکردگی بہت بہتر نظر آنے گی۔

دوسری بات یہ ہے۔ جناب چیئرمین! بڑے افسوس کی بات ہے کہ بیک جنش آپ تمام لوگوں کو ایک line میں کھڑا کر دیتے ہیں۔ جس طرح معاشرے کے تمام طبقوں میں اچھے، برے لوگ موجود ہیں۔ خود ہمارے درمیان اچھے، برے لوگ موجود ہیں۔ اسی طرح باقی محکموں کی طرح پولیس میں بھی اچھے، برے لوگ موجود ہیں۔ جو اچھے لوگ ہیں ان کا ذکر ہم کبھی نہیں کرتے۔ یہاں کہا گیا کہ پولیس ذکیٹیوں میں بھی شامل ہے۔ میں آپ کی توجہ ابھی چند دن پہلے والے واقعے کی طرف دلانا چاہوں گا کہ جہاں پر رات کو بینک میں ڈاکہ ڈالا گیا۔ بینک گارڈ کو مارا گیا اور تقریباً 33,39,100/- کی رقم لے کر دو ڈاکو فرار ہوئے۔ یہ بالکل تازہ واقعہ ہے۔ دو پولیس سپاہیوں نے ان کو روکا۔ ان سے رقم برآمد کی۔ اس وقت ان چاروں کے درمیان سوائے خدا کی ذات کے کوئی نہیں تھا۔ ان کو bribe کرنے کی کوشش کی گئی مگر انہوں نے ان کو قانون کے حوالے کیا اور وہ رقم جمع کرانی۔ ایسی معامیں کوئی زیادہ دور نہیں کل کی معاملہ ہے۔ یہ کہنا کہ سارے اس میں شامل ہیں۔ اگر ہم back میں جائیں گے تو پھر بڑے بڑے ڈاکو اور لیبرے آپ کو ہر تھاب کے اندر ملیں گے۔ وہ بات پھر لمبی ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی misconduct کرتا ہے تو ہمارا رویہ کیا ہے؟ انہوں نے رپورٹس پڑھ کر سنائیں۔ میں محال دینا چاہوں گا۔ انہوں نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا کہ شہزاد ٹاؤن کی چوکی میں پچھلے دنوں ایک واقعہ ہوا۔ ایک misconduct ہوا۔ ہم نے اس کے خلاف action لیا اور اس کے پتا چلنے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر وہی جو پولیس آفیسر تھا وہ حوالت کے پیچھے تھا۔ اس کے خلاف مقدمہ ہوا۔ پورا تھانہ suspend ہوا۔ اسلام آباد کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی نہیں ہوا ہوگا۔ جوڈیشل انکوائری ہوئی اور جب باقی دفعات بھی ثابت ہوئیں تو ان کو بھی incorporate کیا گیا۔ پولیس کا اپنا ایک سلسلہ بھی ہے۔ جہاں پر کوئی misconduct کرے گا ہم ان کو محال بنا دیتے ہیں تاکہ کوئی دوسرا وہ کام نہ کر سکے۔

میں دوبارہ اس statistics کی طرف آؤں گا کہ کچھ تکنیکی وجوہات بھی ایسی ہوتی ہیں۔ محال کے طور پر پچھلے دنوں ایک سوال یہ بھی ہوا تھا کہ یکم جون ۲۰۰۳ سے ۳۱ مئی ۲۰۰۵ تک کتنے rape cases اسلام آباد میں ہوئے ہیں؟ جواب میں اس کا جو figures دیا گیا تھا وہ ۱۵ دیا گیا تھا۔ جناب چیئر مین! جب کوئی عاتون یا لڑکی disappear ہوتی ہے تو technically rape کا مقدمہ درج کیا جاتا ہے۔ میرے پاس ساری تفصیل موجود ہے۔ لیکن investigation کے بعد یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ کیا وہ واقعی rape تھا یا نہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک ایک پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔ ان ۱۵ میں سے ۴ کیس ایسے تھے جو بعد میں rape cases ثابت ہوئے۔ وہ چاروں مظلوم نہ صرف گرفتار ہوئے بلکہ ان کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے۔ باقیوں کا جب investigation کے بعد پتا چلا تو باقی تمام کی story تقریباً اسی طرح ہے کہ وہ اپنی مرضی سے گئی ہے یا مرضی سے شادی کر گئی ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مختلف چیزوں کو بنیاد بنا کر ایک پوری force کو تنقید کا نشانہ بنانا میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اسی وجہ سے میں اس کو oppose کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین، پروفیسر غورخید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غورخید احمد، سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں کہ وزیر صاحب نے یہ بات درست نہیں کہی کہ میں نے تمام پولیس فورس کو کہا ہے کہ وہ ایسی ویسی ہے۔

میں نے کہا ہے کہ یہ تفصیلی رپورٹ جو تقریباً 8 columns پر مبنی ہے اور جس میں بیسیوں cases نام لے کر اور تعین کے ساتھ دیئے گئے ہیں کہ کون سے policeman نے، کس تھانے میں، کس وقت، کس کے ساتھ کیا کیا۔ Plus کچھ general statistics تھے۔ میں نے بہت specific بات کی ہے۔ مجھے پتا ہے کہ پولیس میں بہت اچھے لوگ بھی ہیں اور جس واقعہ کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے وہ ہم سب کے لیے قابل فخر ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اب ہر policeman ایسی امانت اور دیانت سے کام لے۔

میں نے جس رپورٹ کو بنیاد بنایا ہے اور میں نے کہا تھا کہ وزیر صاحب اس میں دیئے ہوئے تمام یا بیشتر واقعات کی تردید کریں کہ ایسا نہیں ہوا تو میں واپس لے لوں گا لیکن اگر اس کی تردید نہیں کرتے تو پھر یہ ایک serious صورتحال کی نشاندہی ہے اور چونکہ یہ صورتحال پورے ملک کے بارے میں ہو سکتی ہے اور ہے لیکن سب سے زیادہ اسلام آباد جو capital city ہے، جو international city ہے، جو ایک diplomatic city ہے اور یہاں ہونے والی ہر چیز کسی اور مقام کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے تو پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ اس پر بحث ہو۔ اگر وہ اس کی تردید نہیں کرتے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہر اعتبار سے یہ رپورٹ اور یہ حالات متقاضی ہیں اس بات کے کہ اس پر گفتگو ہو۔ شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم، جناب! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر محکمے میں بہتری کی گنجائش ہوتی ہے اور میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ فورس میں مزید بہتری پیدا کی جائے کیونکہ امن و امان کا مسئلہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ آج ہم حکومت میں ہیں، کل ہم حکومت میں نہیں ہوں گے اور اگر ایک فورس، ایک institution صحیح بنیادوں پر استوار ہوگا تو وہ کل ہم سب کے فائدے میں ہوگا اور میں honourable member سے بھی کہوں گا کہ اس سلسلے میں ہمیں ان کی بھی contribution چاہیے۔ ان کی بھی جو suggestions ہیں ہم ان کو more than welcome کہتے ہیں اور اس assurance کے ساتھ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر زور نہ دیں۔ شکریہ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! اس issue پر ایوان کے مشورے کی

ضرورت ہے اور adjournment motion پر دو گھنٹوں کی debate کے معنی یہی ہوتے ہیں کہ ایوان کسی اہم قومی issue پر اعداد خیال بھی کرے اور اپنے مشورے بھی دے۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا ہے، اس لیے آپ اس کو قبول کریں۔ انشاء اللہ ہم دو گھنٹے discuss کریں گے، مشورے دیں گے اور خدا کرے وہ ان پر عمل کر سکیں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں آپ accept کریں

We will fix the appropriate time in the next session then. I think this is a good gesture and a good coordination. The second adjournment motion is by Mr. Ilyas Ahmed Bilour, Mian Raza Rabbani, Miss Saadia Abbasi, Dr. Safdar Ali Abbasi, on the recent crisis in the Karachi Stock Exchange.

سعدیہ صاحبہ! آپ پڑھیں۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you, Mr. Chairman. Mr.

Chairman, I beg to move the following Adjournment Motion:

"The Senate do adjourn to discuss the recent crash/crisis of the Karachi Stock Exchange, in which a Broker of the Exchange earned a profit of rupees one billion while small and medium investors lost millions of rupees in the crash."

(interruption)

جناب چیئرمین، نہیں بات صحیح ہے۔

It has just been pointed out also. It is my lapse. I think we will have to then defer this because we have already accepted the earlier adjournment motion.

Senator Mian Raza Rabbani: I just like to make a request before one or two points of order are taken up. Mr. Chairman, there is a

Bill of which the Government has given notice which has been passed by the National Assembly it is the Bill dealing with PEMRA. In that connection there is a Motion that has been moved by 80 Senators, that the Bill be referred to the Standing Committee. Now, since we will be proroguing today, that notice would lapse. My request would be that since 80 Senators are involved, therefore, the exercise of getting those 80 signatures all over again would be very time consuming. Therefore, if that could carry over till the next session. I have spoken to the honourable Minister, he has no objection to it.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I have got no objection.

Mr. Chairman: I think if the House so wishes who am I to say "no". Then we do that. It is O.K. Now, do you want to take up the points of order?

تین چار پوائنٹ آف آرڈر ہیں۔

(مداحلت)

جناب چیئرمین، I think meeting میں وقت کا agree ہوا تھا۔ میرے خیال میں

ایک یا دو لے لیں۔ Just take two points of order.

ڈاکٹر شیر افغان نیازی، جناب چیئرمین! next session میں بے شک آٹھ

لے لیں۔ میری آپ سے humble request ہے۔ Raza, I will humbly request کوئی

وزیر جواب دینے والا نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، ڈاکٹر صاحب نہیں جواب دینے والے نہیں ہیں۔ بس دو تین

ہیں۔

جناب چیئرمین، طاہر صاحب you want to say something

Major (Retd.) Tahir Iqbal (Minister for Environment): Sir,

I wanted to make a request, there was a very concerned motion which was brought by Prof. Khurshid sahib regarding the clean drinking water.

It was on the Order of the Day, I think we can discuss that if you are free.

اور جناب اگر مہمئی دے دیں تو وہ بھی اچھا ہے۔

Mr. Chairman: I think some points of order they want to raise.

دو پوائنٹ آف آرڈر raise کر لیں اس کے بعد۔ جی بلیدی صاحب۔ ذرا brief رکھیے گا۔

Point of Order: Re: Illegal allotment of land in Gwadar

سینئر محمد اسلم بلیدی، شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی توسط سے اس ایوان کا توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! آج ملک کے بیشتر اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ وزیر برائے سیشل تعلیم محترمہ زبیدہ جلال صاحبہ نے وزیراعظم پاکستان جناب شوکت عزیز صاحب کو ایک خط لکھا ہے اور ان سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ گوادر میں زمینوں کی جو غیر قانونی allotment یا غیر قانونی بندر بانٹ ہوئی ہے اس کی تصحیحات ہونی چاہیے۔ جناب والا! ہم تو گزشتہ دو اڑھائی سالوں سے ہر جگہ ہر فورم پر یہ بات کہتے تھے کہ development کے نام پر بلوچستان میں اور خصوصاً ساحل بلوچستان پر زمینوں کی بندر بانٹ ہو رہی ہے لیکن حکومت کی طرف سے ہمیں ترقی دشمن کہا گیا۔ چتا نہیں کیا کیا برے لفظ ہمارے لئے استعمال کئے گئے۔ آج تاریخ نے ثابت کیا کہ ہم نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا۔

جناب والا! میں یہ جانتا چلوں کہ محترمہ زبیدہ جلال صاحبہ کو بلوچستان کی زمینوں کی بندر بانٹ یا بلوچستان کے زمینوں کی غیر قانونی الاٹمنٹ کی اتنی فکر نہیں ہے۔ اگر ان کو بلوچستان کی یا ساحل بلوچستان فکر ہوتی تو وہ ضرور اس وقت بھی ہمارے موقف کی تائید کرتیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس بندر بانٹ کے اندر محترمہ کو اپنا حصہ جو وہ صوبائی گورنمنٹ سے مانگ رہی تھی، ان کو اپنا حصہ نہیں ملا۔

Mr. Chairman: I think point of order

پر آپ objective رہیں۔ because these are points that are not relevant آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، آپ مجھے بولنے دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں آپ وہ بات کریں جو relevant ہو۔ پوائنٹ آف آرڈر مختصر ہوتا ہے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو نہیں ملا۔ یا تو آپ ثبوت دیں یا اس طرح بات نہ کریں۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، بالکل اگر آپ کو ثبوت چاہیے تو میں آپ کو ثبوت provide کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جب لے آئیں تو پھر بات کریں۔ آپ objective رہیں۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، جناب چیئرمین! جس طرح ہم پہلے کہتے تھے کہ ڈسٹرکٹ گوادر کے اندر زمینوں کی 1992 settlement میں شروع ہوئی اور 1992 سے لے کر 2002 تک وہاں پانچ لاکھ ایکڑ زمین کی settlement ہوئی۔ ان میں سے تین لاکھ ایکڑ state land declare کیے گئے اور دو لاکھ ایکڑ private لوگوں کو دی گئی۔ 2002 کے بعد جب یہ حکومت بلوچستان میں قائم ہوئی، چوروں کی حکومت قائم ہوئی، جہاں بلا اپنے چالیس چوروں کے ساتھ مسند نشین ہوا تو جناب والا! وہ تمام state land جو تقریباً تین لاکھ ایکڑ سے کچھ زیادہ تھی۔۔۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین، ممبر کو خود احساس ہونا چاہیے۔ بلیدی صاحب دکھیں House کے rules کو observe کریں۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ point of order should be brief کیوں کہ اور لوگوں نے بھی point of order پر بولنا ہے۔ اگر آپ نے اس پر move کرنا ہے تو اس کا طریقہ ہے۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، جناب والا! اگر زبیدہ جلال یہاں ہوتیں تو میری باتوں کو endorse کرتیں۔

جناب چیئرمین، پھر آپ طریقے سے move کریں تو پھر concerned لوگ بھی

موجود ہوں گے۔ Point of order پر یہ ہے کہ کوئی irregularity ہوئی تو اس کی enquiry ہو رہی ہے۔ اب اس میں سے جو نکلے گا وہ آپ کے سامنے آ جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔
Point of order دو ہی منٹ کا ہوتا ہے۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، جناب! مجھے آپ بولے دیں۔ مجھے حکومتی لوگوں کی طرف سے بولے نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ to the point رہیں اور ایک منٹ میں ختم کریں تاکہ میں دوسروں کو باری دوں۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، جناب چیئرمین! وہ تین لاکھ ایکڑ زمین جو state land declare ہوتی تھی، موجودہ حکومت کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد، آپ اگر ان کو چور نہیں مانتے ہیں تو میں ان کو پارسا کہتا ہوں، آب زم زم سے دھلا ہوا صاف آدمی کہتا ہوں کہ ان صاف لوگوں کی عکرائی میں تین لاکھ سرکاری زمینوں کا سارا ریکارڈ جو settlement میں state land declare کیے تھے وہ سارا record تبدیل کر کے تین لاکھ ایکڑ زمین صوبائی حکومت میں شامل وزراء نے آہں میں بندرباز کر لی۔۔۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس پر enquiry ہو گئی ہے اور اس کے outcome کے بعد پھر آپ discuss کر لیں۔ تشریف رکھیے۔

سینیٹر محمد اسلم بلیدی، جناب! میں نے ختم نہیں کیا۔ ابھی ستم ظریفی یہ ہے کہ زبیدہ جلال کے خط کے جواب میں Prime Minister صاحب نے اسی صوبائی حکومت کو لکھا ہے کہ وہ report دیں جنہوں نے یہ سارا ضلع کیا ہے۔ جنہوں نے زمینوں کی ہیرا پھیری اور land grabbing کی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کا point of order ہو گیا ہے۔ آپ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے ماحول خراب نہ کریں۔ تشریف رکھیں۔ جی رزینہ عالم۔

Re: Physical Torture of Two Girls in Sargodha

سینیٹر رزینہ عالم خاں، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں آپ کی توجہ آج کے

ذرا دیکھیں گے گا۔ ڈاکٹر نکلت آغا۔

Re: The Corruption of a German Firm

سینیٹر ڈاکٹر نکلت آغا، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ جو ہمارے future میں dams بنیں گے اور obviously Pakistani life line ہوگی۔ اس کے لئے ایک کمپنی بہت زیادہ کوشش کر رہی ہے جو کہ بڑی false company ہے اور اس کے متعلق کافذات آپ کو پیش کرتی ہوں۔ یہ ایک German Engineering Firm ہے Wehmyre International اس کو کئی جگہ سے جرمانے ہو چکے ہیں کیونکہ یہ رشوت دیتی اور غلط کام کرتی ہے۔ یہ بہت کوشش کر رہی ہے کہ ہمارے ملک میں کوئی کام ملے۔ اس کو باہر کریں یہ سارا investigate کریں میں آپ کو کافذات بھیج رہی ہوں بلکہ International Network جو Raian Wover کا ہے اس نے World Bank کو apply کیا ہے کہ World Bank اس کو باہر کرنے لگی ہے۔ World Bank Sandak جتنے بھی dams ہیں یا جو کچھ بھی ہے اس کمپنی کو نہ بنانے دیا جائے کیونکہ یہ انتھک کوششیں کر رہی ہے کہ پاکستان سے اسے contracts مل جائیں۔ تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کہ تحقیقات کریں اگر واقعی یہ کمپنی ایسی ہے جیسے یہ claim ہو رہا ہے اور جگہ جگہ سے جرمانے ہونے ہیں۔ کئی million dollars جرمانے ہونے ہیں۔

Mr. Chairman: We will send it to the concerned and relevant department.

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک تکلیف دہ چیز کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ Gate No.1 پر جو کنوپی لگی ہوئی ہیں shade provide کرنے کے لئے ہے۔ چتایہ چلا کہ اس پلیٹ کو جو ذوالفقار علی بھٹو کے نام کی نصب ہے اس کو چھپانے کا کام لے رہے ہیں۔ So, I would request that next session kindly اس پر آپ instructions issue کریں کہ کنوپی کو اس طرح سے لگایا جائے کہ تیشی نہ پھمپے۔ because we cannot change our history. We shall not do that.

ایک دوسری چیز کی طرف بھی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ باہر اس قدر سخت گرمی ہوتی ہے اور وہاں ڈرائیورز اور دوسرے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ کوئی shaded area اور cold water کا انتظام نہیں ہے۔ اس لئے کوئی انتظام کیا جائے کیونکہ بہت سے لوگ پریٹن رستے ہیں۔

جناب چیئرمین، مہم غان بلوچ۔

Re: The Problems Faced by the Businessmen Dealing in Junk Yard

سینیٹر مہم غان بلوچ، جناب چیئرمین! ایک ہی بات کو بار بار دہرانا مناسب نہیں ہے۔ اس میں آپ کی محنت بھی شامل ہے اور ہمارے ساتھ آپ نے تعاون بھی کیا ہے۔ پورے پاکستان میں غریب لوگ کباڑی کا کاروبار کرتے ہیں۔ کباڑی سے میری مراد یہ ہے کہ قابل استعمال چیزیں۔ وہ کباڑی کا سامان جو قابل استعمال نہیں ہے۔ پاکستان کے ہر کونے سے لاہور سے کراچی اور کراچی سے لاہور آتا ہے۔ سکھر سے لاہور اور لاہور سے سکھر جاتا ہے۔ پشاور سے لاہور اور لاہور سے پشاور جاتا ہے۔ پاکستان کے کسی کونے میں کوئی جانے وہ غیر ملکی نہیں ہے۔ لیکن بلوچستان کے کباڑی کی وہ چیز جو قابل استعمال نہیں ہے وہ بلوچستان میں بھی غیر ملکی ہے، سکھر یا لاہور میں جانے وہاں بھی غیر ملکی ہے، پکڑی جاتی ہے۔ فیصل آباد میں بھی پکڑی جاتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہمارے درمیان امتیاز ہے۔ کشم کو ہدایت کی جانے وہ اس امتیاز کو ختم کرے ہر جگہ بلوچستان والوں کو کمزور سمجھ کر ہاتھ ڈالا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ روایت ہے تو سب کے لئے ہے، قانون ہے تو سب کے لئے اور اصول ہے تو سب کے لئے یکساں ہونا چاہیے۔ اس وقت بھی ہمارے کچھ غریب بندے ہیں اور وہ رو رہے ہیں ان کے ساتھ ملتان میں بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے اور آپ کے توسط سے بھی انہیں کہا گیا ہے لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی ان کے ساتھ meeting ہوتی ہے۔

سینیٹر مہم غان بلوچ، نہیں ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین، اچھا یہ arrange کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ساجد صاحب۔

Re: Statement of the President with Reference to Construction of

Kala Bagh Dam

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب والا! میں آپ کی توجہ آج کے نوانے وقت کے اخبار

کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں اس کے front page پر ایک سرخی لگی ہے کہ

"صدر نے کالا باغ ڈیم کی منظوری دی ہے اور تعمیر اسی سال شروع ہوگی۔"

یہ اعلان انہوں نے جناب شیر انگن وفاقی وزیر کے ہمراہ میانوالی ریڈیو اسٹیشن کے افتتاح کے موقع پر کیا ہے۔ جناب والا! آپ کو پتا ہے کہ دریائے سندھ پر دریا کی تعمیر کے لئے دو sites

ہیں۔ ان میں ایک بھاشا ڈیم ہے اور دوسری کالا باغ ہے۔ بھاشا ایک غیر متنازعہ site ہے جب

کہ کالاباغ پر چھوٹے صوبوں، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان کے اپنے تحفظات ہیں۔ شیر انگن

خان صاحب نے وہاں پر یہ بھی اعلان کیا ہے کہ پرویز مشرف نے چاروں صوبوں کی سیاسی

قیادت کو کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے سلسلے میں اعتماد میں لیا ہے۔ اس وقت وزیر موصوف یہاں

تشریف فرما ہیں۔ جناب چیئرمین! اس ایوان کو بتایا جانے کہ کیا واقعی پرویز مشرف نے

کالاباغ ڈیم کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے یا نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر چاروں صوبوں میں اتفاق رائے

پیدا ہو گیا ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! میں آپ کا تھوڑا سا time لوں گا۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ ان کا پہلے جواب سن لیں (سینیٹر پری گل

آغا سے مخاطب ہو کر)۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! جہاں تک اس بیان کا تعلق ہے کہ انہوں

نے منظوری دے دی ہے، یہ انہوں نے کہا تھا۔ جہاں تک ان کے بنانے کے سوال کا تعلق

ہے، انشاء اللہ یہ دونوں ڈیم ایک ہی وقت میں شروع کریں گے۔ آپ کو پتا ہے کہ صدر صاحب

نے چاروں صوبوں میں جا کر مختلف سیاسی عہدیدان سے بات چیت کی ہے اور مختلف طبقات

سے بھی بات چیت کی ہے اور یہ ایک قومی اہمیت کی چیز ہے اور ضرورت بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اسی سال ان دونوں ڈیموں کے بنانے کا اعلان ضرور کریں گے۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب والا!۔۔۔

سینیئر آغا پری گل، چلیں! آپ بھی بات کر لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: As far as Kala Bagh Dam is concerned,

اس کے بارے میں تین صوبائی اسمبلیوں کے resolutions موجود ہیں۔ اگر اس کے باوجود وفاقی حکومت تین اسمبلیوں اور تین federating units کی رائے کو روندنا چاہتی ہے تو پھر اس کے consequences کی ذمہ دار بھی وفاقی حکومت ہی ہوگی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ بات ہو گئی ہے۔

سینیئر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اپنی طرف سے آپ، سینیٹ سیکرٹریٹ، سیکرٹری سینیٹ اور ان کے عملے کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس اجلاس میں اچھی خاصی محنت کی ہے اور صبح سے لے کر شام تک کام کر کے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں، یہ بہت احسن ہیں۔ جناب والا! ہمارے بعض الفاظ غلطے کڑوے بھی ہوتے تھے مگر آپ نے جس جوصلے اور صبر سے سنے ہیں، میں اس پر آپ کے صبر کو سلام کرتی ہوں کہ آپ نے بہت اچھے طریقے سے اس بجٹ سیشن کو چلایا۔

جناب چیئرمین، یہ سب کا تعاون تھا اور میرا اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔

سینیئر آغا پری گل، دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ یہاں سے 20 سفارشات قومی اسمبلی میں بھیجی گئی ہیں، ہمارے اپوزیشن اراکین نے بھی تجاویز دی تھیں، سب اراکین سینیٹ نے دی تھیں، ان میں سے انہوں نے 17 منظور کر لی ہیں۔ صرف تین رہ گئی ہیں۔ انشاء اللہ وہ بھی منظور ہو جائیں گی۔

میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ کچھ ہماری تجاویز تھیں۔ مثال کے طور پر گزشتہ دو سالوں سے بلوچستان کے بارے میں بہت جج رہے ہیں، وہاں کے کچھ مسائل رہ گئے ہیں۔ تو میں یقین رکھتی ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی کچھ کریں گے۔ اس میں سب سے زیادہ جو ہمارے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے workers ہیں ان کے لیے گھروں، رہائشوں کا بہت زیادہ مسئلہ ہے۔ یہ تجویز میں نے ہر دفعہ پیش کی ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے جتنے بھی ملازمین ہیں جو چاروں صوبوں سے تعلق رکھتے ہیں، تو یہاں سینیٹ میں یہ پاس کیا جائے تاکہ ان کے لیے کالونی بنائی جائے، ان کو سوت دی جائے اور میڈیکل کی سہولت بھی دی جائے۔ اس پر ابھی تک توجہ نہیں دی گئی۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ اس پر توجہ دیں اور خاص طور پر جو ہماری بلوچستان کمیٹی ہے، جو ہمارے بلوچستان کے مسئلے ہیں، اس پر بھی ذرا غور کریں۔

دوسری بات کہ ہم جو خواتین Federal Lodges میں رہتی ہیں، ان کے بارے میں ہم نے دو سال سے یہ point اٹھایا ہے، دو سال سے ہم یہ point اٹھا اٹھا کے تھک گئے جس میں ہماری خواتین کو کافی شکایت ہیں اور ابھی دو تین دن پہلے پھر ہم نے اٹھایا۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ سوموار کے دن ہم آپ کو بتا دیں گے کہ بھئی کیا ہوا۔ آپ یقین کریں کہ وہاں پر، آپ بے شک ہماری خواتین سینیٹرز سے پوچھیں کہ وہاں پر ایسے لوگ کافی رستے ہیں جن کی وجہ سے بہت پریشانی ہوتی ہے مگر کوئی پتا نہیں چلتا کہ ہمارے وہاں کا وارث کون ہے اور انچارج کون ہے۔ اس پر بھی ہم یہاں پر بول بول کے تھک گئے ہیں۔ By God ہم اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں کہ بار بار ہم اس پر بولیں۔ اب ہم دوبارہ نہیں اس پر بولیں گے یہاں کوئی سننے والا نہیں ہے حالانکہ انہوں نے یہ کہا کہ جی ہم یہ کریں گے وہ کریں گے۔ ہم یہاں سے دو تین لوگوں کو لے گئے تھے کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ یقین کریں لوگ وہاں پر ٹانگیں پھیلا کے سوئے ہیں اور گانے، میپ ریکارڈنگ رہے ہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ فیڈرل لاج ہے۔ چلیں خواتین کا آپ نے ہلاک کرنا تھا کم از کم اس میں safety کا تو انتظام ہوتا، ایسے لوگ وہاں نہ ہوتے۔ میری وہاں کافی تکرار ہوتی اب شکریہ کہ دروازے تو بند ہونگے اور میپ وغیرہ بند ہو گئے مگر آپ

بے شک ہماری بہنوں سے پوچھیں تو ان کو بھی کافی تکلیف ہے۔

میرا خیال ہے آج سینیٹ کا اجلاس ختم ہو رہا ہے تو براہ مہربانی جو ہماری بہنیں یہاں رہتی ہیں، ہم تو چلی جاتی ہیں مگر جو کچھ یہاں رہتی ہیں۔ آپ اس کو صرف خواتین بلاک کے لیے مخصوص رکھیں اور آخر میں، میں آپ کے لیے اور تمام اپنے پاکستان کے لیے اور پاکستانی عوام کے لیے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے پاکستان کو سلامت رکھے اور پروردگار کرے یہ بالکل اسی طرح شاد و آباد رہے کیونکہ پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام صوبوں کو بھی سلامت رکھے۔ Thank you جی۔

جناب چیئرمین، یہ جو security کا تھا پہلے ارکان نے ہی کہا تھا کہ ہم public representatives ہیں، ہمارے لوگوں کے آنے جانے پر پابندی نہ لگائیں۔ اس میں میرا خیال ہے کہ ممبر سے بات کی جانے تو وہ بہتر ہوگا۔ یہ National Assembly کے control میں ہے ان کے ساتھ بھی take up کیا جائے۔

سینیٹر آغا پری گل، وہ جو بلاک ہے وہ مردوں کا بلاک نہیں ہے وہ عورتوں کا بلاک ہے۔ ہمارے اتنے مرد مہمان نہیں آتے ہیں۔

جناب چیئرمین، لیکن وہ بلاک main entrance میں آتا ہے تو اس کو isolate کرنا مشکل ہے۔ بہر حال اس کو دیکھ لیں گے جو بھی ہو سکتا ہے کریں گے۔ آپ کی بات بجا ہے ہمیں خود احساس ہے اس کا۔

سینیٹر آغا پری گل، ٹھیک ہے۔ Thank you.

جناب چیئرمین، جی کٹوم صاحبہ جاتیں۔

سینیٹر کٹوم پروین، جناب چیئرمین! میں اس سے پہلے آپ کو اور Leader of the Opposition the House کو مبارکباد دیتی ہوں کہ سینیٹ کو اتنے اچھے طریقے سے چلایا گیا اور بجٹ session نہایت ہی خوبصورتی سے اختتام کو پہنچا جس میں خواتین کی نمائندگی اور حاضری 100% رہی ہے۔

جناب چیئرمین، ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

Senator Kulsoom Parveen: Thank you, Mr. Chairman,

میں اس کے علاوہ ہمیں غلن بلوچ کی بات کو second کرتی ہوں کہ جو وہ کہہ رہے ہیں وہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہی حال ہے۔

تیسری بات جناب جو پری گل آغا صاحبہ نے point raise کیا ہے۔ میں نے اس بارے میں رضا ربانی صاحب سے بھی بات کی تھی کہ کچھ ارکان کو ایک peon quarter نہیں۔ کچھ کو تین تین چار چار ہیں اور اس میں دس سے پندرہ لوگ رات کو محظیوں لگاتے ہیں، گانے ہوتے ہیں، شور شرابہ ہوتا ہے۔ ہمارے لیے بڑی embarrassment ہے کہ جس طریقے سے وہ سو رہے تھے۔ پری گل صاحبہ نے بڑی دلیری سے دروازے بند کروائے کہ یہاں سے ہم خواتین گزرتی ہیں، بڑی شرمناک بات ہے۔

آپ پہلے نگہت مرزا کی درخواست پر خود تشریف لے گئے۔ اگر please تھوڑا سا خود interest لیں تو میرا خیال ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ problem بھی solve ہونے والا ہے۔ رضا ربانی سے بھی گزارش ہے، میں نے ان سے گزارش بھی کی تھی۔ ان کی پارٹی کی کچھ خواتین ہیں جن کے ساتھ کوئی پندرہ بیس لوگ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہ لوگ ہیں، ہمارے علاقے سے آتے ہیں۔ بے شک آتے ہیں وہ ان کو اپنے lodges میں ٹھہرائیں نہ کہ اس طریقے سے ہمارے کمروں کے ساتھ کمروں میں لائیں اور یہاں پر ناچ گانا، ٹیپ وغیرہ چلانا بہت بری بات ہے۔ اگر چیئرمین صاحب! ذاتی طور پر اس پر action لیں تو یہ مسئلہ بھی حل ہوگا۔ Thank you جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے کہ میری بہن نے یہ بات اگلے دن مجھ سے کی تھی۔ اس کے بعد میں نے بھی آگے بات کی ہے۔ مجھے امید تھی کہ شاید کچھ بہتر صورتحال پہلے سے ہوگئی ہو، اگر نہیں ہوئی تو میں پھر بات کروں گا لیکن یہ تھوڑا سا entrance سے ذرا زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہے کیونکہ وہاں پر بہت سے un authorised لوگ lodges کے اندر lodges میں lodges کے adjoining کمروں میں اور کوارٹرز میں رہ رہے

ہیں۔ اس کے لئے میرے خیال میں آپ کو اور سپیکر قومی اسمبلی کو بیٹھ کر کوئی ایک comprehensive plan یا طریقہ کار نکالنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین، ہم کریں گے۔ پہلے بھی میں نے کوشش کی تھی پھر ارکان نے کہا کہ وہ public representatives ہیں کیونکہ authorised تب ہوگا اگر کوئی identification ہم رکھ دیں but we will take it up. I think that in the

conclusion I will read out the prorogation order from the President.

In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session summoned on Tuesday 31st May, 2005 on the conclusion of its business on June 20th.

Sd/-

President

General Pervaiz Musharraf.

[The House was then prorogued sine die]
